275 - ن۔ ن 275
2192

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

پند نامہ

محشی

حضرت مولانا شیخ فرید الدین صاحب عطار

حاشیہ

حضرت مولانا قاضی سجاد حسین صاحب فاضل دار العلوم دیوبند

صدر مدرس مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی (انڈیا)

ناشر:
کتب خانہ مجیدیہ ○ ملتان

کتبہ: محمد اقبال یوسفی

6 7 x - 1 1

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

شیخ فریدالدین عطار بھی مشرق کے ان علماء میں سے ہیں۔ جن کا شہرہ مشرق سے گذر کر مغرب تک پہنچا۔ اور جن کے پند و نصائح سے مشرقی قوموں نے ہی نہیں بلکہ مغرب کے بسنے والوں نے بھی فائدہ حاصل کیا۔ شیخ کو حضرت حق نے ایسی جاوید زندگی عنایت فرمائی۔ جو وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اور زیادہ روشن ہوتی جاتی ہے ان کا تعارف دنیا میں محض ایک ادیب اور شاعر کی حیثیت سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ علم تصوف اور علم اخلاق کے ایسے نامور استاد مانے گئے جن کے زریں اقوال پر آج تک دنیا سر دھن رہی ہے اور انشاء اللہ دھنتی رہے گی۔

فریدالدین لقب ہے ابو حامد اور ابوطالب کنیت ہے۔ پورا نام محمد بن ابوبکر ابراہیم بن اسحاق ہے۔ چونکہ آبائی پیشہ عطاری تھا، اس لئے عطار اور فرید تخلص کے طور پر لکھتے تھے۔ ۵۱۳ھ میں کدکن نامی قصبہ میں پیدا ہوئے جو نیشاپور کے علاقہ میں واقع ہے۔ انکے والد ابوبکر ابراہیم چونکہ مشہور عطار تھے شیخ نے ابتدائی عمر میں اسی عطاری کی دوکان پر کام کیا۔ اسی دوران میں طب بھی پڑھی۔ اور بحیثیت ایک طبیب خدمت خلق کرنے لگے۔ فن طب شیخ نے کس سے حاصل کیا۔ یہ کچھ زیادہ واضح نہیں ہے۔ بہر حال شیخ کا بہت بڑا مطب تھا۔ اور اس میں کئی سو مریض یومیہ دیکھتے تھے۔ اپنے اس شغل کے دوران بھی شیخ تصوف اور تصانیف کی طرف متوجہ رہے۔ پھر شیخ کی زندگی میں ایک موڑ آیا۔ اور اپنا سب کچھ خیرات کر کے شیخ سیاحی کیلئے نکل کھڑے ہوئے۔ اس کا اصل سبب کیا تھا؟ مؤرخین اور ناقدین صحیح تسلیم کریں یا نہ کریں۔ لیکن، شیخ جامیؒ نے لکھا ہے۔

ایک روز شیخ عطار اپنی دوکان کے کاروبار میں منہمک تھے۔ دوکان کا مال سنبھال رہے تھے اور روپے کی الٹ پھیر میں مصروف تھے۔ اچانک ایک فقیر آیا اور اس نے "خدا کے نام پر کچھ دو" کا نعرہ لگایا۔ شیخ اپنے کام میں منہمک تھے۔ فقیر کی صدا پہ کان نہ دھرا۔ اس فقیر نے بگڑ کر کہا کہ دنیا میں اس قدر انہماک ہے۔ تو آخر کیسے مرے گا۔ شیخ عطار نے غصہ میں جواب دیا۔ جس طرح تو مرے گا۔ اس نے کہا میں اس طرح مروں گا۔ لیٹ کر کاسۂ گدائی کو سرہانے رکھا، کمبل اوڑھی اور الا اللہ کا نعرہ لگایا۔ دیکھا گیا کہ وہ فقیر جاں بحق ہو چکا ہے۔ اور اس دارِ فانی سے کوچ کر گیا ہے۔ شیخ عطار پر اس واقعہ کا گہرا اثر پڑا، فوراً ہی تمام دوکان کو خیرات کر ڈالا اور تارک الدنیا ہو کر نکل پڑے۔

Marfat.com

شیخ جامی نے عطار کو شیخ مجدالدین بغدادی خوارزمی کے مریدوں میں شمار کیا ہے۔ شیخ مجدالدین شیخ نجم الدین کبریٰ کے مشہور خلیفہ ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ شیخ نے ابتدائی سلوک شیخ قطب عالم حیدر سے حاصل کیا ہے۔ اور اسی دور میں "حیدری نامہ" تصنیف کیا ہے۔ شیخ جلال الدین رومی جن کو مولانائے روم بھی کہا جاتا ہے۔ اپنے بچپن میں شیخ عطار کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں اور اسی وقت شیخ عطار نے اپنا رسالہ "اسرار نامہ" ان کو دیا ہے۔

شیخ عطار کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے زندگی کے ہر دور میں تالیف و تصنیف کو اپنا شیوہ بنائے رکھا۔ چنانچہ مشہور ہے کہ مثنویوں کے علاوہ شیخ نے تقریباً چالیس ہزار اشعار کہے ہیں۔ اور شیخ کی جو تصانیف ۱۱۴ ہیں ـــــ اسرار نامہ، الٰہی نامہ، مصیبت نامہ، جواہر الذات، وصیت نامہ، بلبل نامہ، حیدر نامہ، شتر نامہ، مختار نامہ، شاہنامہ، منطق الطیر شیخ عطار کی مشہور کتابیں ہیں۔ بعض کتابیں شیخ کی طرف اور بھی منسوب کی گئی ہیں۔ لیکن ان کے طرز بیان کی وجہ سے محققین کا خیال ہے کہ یہ کتابیں غلط طور پر شیخ عطار کی طرف منسوب کر دی گئی ہیں۔

شیخ عطار کی تاریخ وفات میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ شیخ جامی نے ۶۲۷ھ تحریر فرمایا ہے۔ مشہور ہے کہ چنگیزی قتل عام میں وہ ایک مغل کے ہاتھوں شہید ہوئے جب اس مغل کو انکی بزرگی کا علم ہوا تو اپنی خطا پر نادم ہوا اور مسلمان ہو کر ان ہی کی قبر پر مجاور بن گیا۔ شیخ عطار کا مقبرہ نیشاپور کے اطراف میں آج تک عوام و خواص کا مرجع بنا ہوا ہے۔

تصوف میں شیخ عطار کے مرتبہ کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ مولانا رومی جیسا شخص اپنے آپ کو ان کا پیرو قرار دیتا ہے۔ بعض صاحبان کا خیال ہے کہ شیخ عطار آخری عمر میں مذہب اہل سنت والجماعت چھوڑ کر اثنا عشری شیعہ بن گئے تھے اور اپنے خیال کی تائید میں کتاب "مظہر العجائب" پیش کرتے ہیں۔ اصحاب ذوق مظہر العجائب کتاب کو شیخ عطار کی تصنیف کسی طرح قرار دینے کے لئے تیار نہیں۔ ہر وہ شخص جس نے شیخ عطار کی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ بلا تامل کہہ سکتا ہے مظہر العجائب جیسی بے مزہ کتاب کبھی شیخ کی تصنیف نہیں ہو سکتی ـــــ وہ شیخ جس نے تمام عمر خلفاء راشدین کی مدح سرائی کی ہو۔ اور چاروں خلفاء کو برحق کہا ہو یہ تاریخ کا بہت بڑا ظلم ہوگا کہ کسی کتاب کے غلط انتساب سے اس کو اثنا عشری شیعہ قرار دیا جائے

سجاد حسین

۹ رجب المرجب ۱۳۷۹ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱ حمد: تعریف۔ باری: اللہ تعالیٰ: وہ بلند ہوا۔ عز اسمہ: اس کا نام باعزت ہوا۔ مرز: خاص۔ مشت خاک: یعنی ... حضرت آدم کے پتلے کو مٹی سے بنایا گیا تھا۔ نوح: حضرت نوح کی قوم پر نافرمانی کی وجہ سے طوفانی بارش کا عذاب آیا اور برباد ہو گئی حضرت نوح نیک تھے۔ فرمان کرد: حکم دیا

قہر: غضب۔ عاد: حضرت ہود کی قوم عاد نافرمانی کی وجہ سے آندھی سے ہلاک ہوئی۔ لطف: مہربانی۔

۲ خلیل: حضرت ابراہیم کو نمرود نے آگ میں جلانا چاہا لیکن وہ ان کے لئے گلزار بن گئی۔ گلزار: باغ۔ ہنگام: وقت۔ سحر: صبح۔ لوط: حضرت لوط کی قوم اپنی بدکاری کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ زیر و زبر: تہ و بالا۔ خصم: دشمن۔ پشہ: مچھر۔ نمرود نے خدا کی طرف تیر چلائے ایک پشہ نے اس کے دماغ میں گھس کر اسکو ہلاک کر دیا۔ اعدا: عدو کی جمع دشمن۔ فرعون کے غرق ہونے کی طرف اشارہ ہے

۳ ناقہ: اونٹنی۔ سنگ خارا: ایک خاص قسم کا پتھر ہے۔ برکشید: حضرت صالح کی اونٹنی پتھر سے پیدا ہوئی تھی۔ داؤد: حضرت داؤد کے ہاتھ میں لوہا موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا۔ سروری: سرداری۔ خاتم: انگوٹھی۔ دیو: حضرت سلیمان کی حکومت انسانوں کے علاوہ جنات پر بھی تھی۔ صابر: یعنی حضرت ایوب علیہ السلام۔

۴ کرماں: کرم کی جمع کیڑے۔ حوت: مچھلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پند نامہ

در حمد باری تعالیٰ عز اسمہ

حمد بے حد مر خدائے پاک را — آنکہ ایماں داد مشت خاک را

آنکہ در آدم دمید او روح را — داد از طوفاں نجات او نوح را

آنکہ فرماں کرد قہرش باد را — تا سزائے کرد قوم عاد را

آنکہ لطف خویش را اظہار کرد — با خلیلش نار را گلزار کرد

آں خداوندے کہ ہنگام سحر — کرد قوم لوط را زیر و زبر

سوئے او خصمے کہ تیر انداختہ — پشۂ کارش کفایت ساختہ

آنکہ اعدا را بدریا در کشید — ناقہ را از سنگ خارا بر کشید

چوں عنایت قادر قیوم کرد — در کف داؤد آہن موم کرد

با سلیماں داد ملک و سروری — شد مطیع خاتمش دیو و پری

از تن صابر بکرماں قوت داد — ہم زیونس لقمہ با حوت داد

آں یکے را ارہ بر سر می کشد — دیگرے را تاج بر سر می نہد

اوست سلطاں ہر چہ خواہد آں کند — عالمے را در دمے ویراں کند

ہست سلطانی مسلم مر او را — نیست کس را زہرہ چون و چرا

یکے: یعنی حضرت زکریا علیہ السلام۔ ارہ: آرا۔ سلطان: بادشاہ۔ دم: سانس۔ مسلم: مانی ہوئی۔ زہرہ: پتہ، طاقت۔ چون و چرا: کیا اور کیوں

Marfat.com

آں یکے را گنج و نعمت میدہد — دیگرے را رنج و زحمت میدہد

آں یکے را زر دو صد ہمیاں دہد — دیگرے در حسرت ناں جاں دہد

آں یکے بر تخت با صد عز و ناز — دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز

آں یکے پوشیدہ سنجاب و سمور — دیگرے خفتہ برہنہ در تنور

آں یکے بر بستر کمخاب و نخ — دیگرے بر خاک خواری بستہ یخ

طرفۃ العینے جہاں برہم زند — کس نمی آرد کہ آنجا دم زند

آنکہ با مرغ ہوا ماہی دہد — بندگاں را دولت و شاہی دہد

بے پدر فرزند پیدا او کند — طفل را در مہد گویا او کند

مردۂ صد سالہ زندہ می کند — ایں بجز حق دیگرے کے میکند

صانعے کز طین سلاطین می کند — نجم را رجم شیاطین می کند

از زمین خشک رویاند گیاہ — آسماں را بے ستوں دارد نگاہ

ہیچ کس در ملک او انباز نے — قول او را لحن نے آواز نے

در نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد ازیں گویم نعت مصطفےٰ — آنکہ عالم یافت از نورش صفا

سید کونین ختم المرسلینؐ — آخر آمد بود فخر الاولین

آنکہ آمد نہ فلک معراج او — انبیاء و اولیا محتاج او

شد وجودش رحمۃ للعالمینؐ — مسجد او شد ہمہ روئے زمین

صد ہزاراں رحمت جاں آفریں — بر روے و بر آل پاک طاہریں

آنکہ شد یارش ابوبکرؓ و عمرؓ — از سر انگشت او شق شد قمر

آں یکے او را رفیق غار بود — واں دگر لشکر کش ابرار بود

صاحبش بودند عثمانؓ و علیؓ — بہر آں گشتند در عالم ولی

۱ہ گنج: خزانہ۔ زحمت: تکلیف۔ تخت: یعنی شاہی۔ دہاں: منہ۔ سنجاب: ایک جانور ہے جس کی کھال سے پوستین بناتے ہیں۔ سمور: یہ بھی ایک جانور ہے جس کی کھال سے پوستین بنائی جاتی ہے۔ برہنہ: ننگا۔ کمخواب: بلادرنئے کا ریشمین کپڑا۔ نخ: دھاگا، گلیم۔ یخ: برف۔ طرفۃ العین: پلک جھپکنے کا وقت۔ برہم زند: تباہ کرنے۔ مرغ: پرند۔ ماہی: مچھلی۔ پدر: باپ۔ طفل: بچہ۔ مہد: گہوارہ۔ گویا: حضرت عیسیٰؑ بلا باپ کے حضرت مریم کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور پالنے ہی میں بولنے لگے۔

۲ہ جے: زندہ۔ کے: کب۔ صانع: بنانے والا۔ طین: مٹی۔ سلاطین: سلطان کی جمع بادشاہ۔ نجم: ستارہ۔ گیاہ: گھاس۔ دارد نگاہ: حفاظت کرے۔ انباز: شریک۔ لحن: آواز کا طرز۔ نعت: تعریف۔ سید: سردار۔ مصطفےٰ: آنحضورؐ کا نام۔ صفا: صفائی۔ کونین: دونوں جہاں۔

۳ہ آخر آمد: آنحضورؐ تمام نبیوں اور رسولوں کے بعد تشریف لائے لیکن سب کو ان پر فخر ہے۔ معراج: آنحضورؐ معراج میں ساتوں آسمانوں اور عرش و کرسی تک تشریف لے گئے۔ انبیا: نبی کی جمع۔ اولیا: ولی کی جمع۔ مسجد او: پہلے نبیوں کی امت عبادت خانوں میں نماز پڑھتے تھے آنحضورؐ کو زمین ہر جگہ پر سجدہ کرنے کی اجازت ملی۔ آل: اہل و عیال۔ طاہرین: اہل بیت کو اللہ نے کفر و شرک سے پاک کر دیا۔

۴ہ قمر: آنحضورؐ کی انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔ آں یکے: حضرت ابوبکرؓ ہجرت کے وقت آنحضورؐ کے ساتھ غار ثور میں روپوش تھے۔ دگر یعنی حضرت عمرؓ۔ ابرار: نیک لوگ۔ صاحب: ساتھی۔ ولی: یعنی خدا کے دوست۔

Marfat.com

آں یکے کانِ حیا و حلم بود ۱ه　　واں دیگر بابِ مدینۂ علم بود
آں رسولِ حق کہ خیر الناس بود　　عم پاکش حمزہؓ و عباسؓ بود
ہر دم از ما صد درود و صد سلام　　بر رسول و آل و اصحابش تمام

در فضیلت ائمہ دین مجتہدین رضی اللہ عنہم

آں امامانے کہ کردند اجتہاد　　رحمتِ حق بر روانِ جملہ باد
بوحنیفہؒ بُد امامِ با صفا　　آں سراجِ ۲ه اُمّتانِ مصطفیٰ
باد فضلِ حق قرینِ جانِ او　　شاد باد ارواحِ شاگردانِ او
صاحبش بویوسفؒ قاضی شدہ　　وز محمدؒ ذوالمنن راضی شدہ
شافعیؒ ادریس و مالکؒ باز فرؒ　　یافت زیشاں دینِ احمدؐ زیب و فر
احمدِ حنبلؒ کہ بود او مردِ حق　　در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق
روحِ شاں در صدرِ جنت شاد باد　　قصرِ ۳ه دیں از علمِ شاں آباد باد

مناجات بجناب مجیب الدعوات

بادشاہا جرمِ ما را در گذار　　ما گنہگاریم و تو آمرزگار
تو نکوکاری و ما بد کردہ ایم　　جرم بے اندازہ بے حد کردہ ایم
سالہا در بندِ عصیاں گشتہ ایم　　آخر از کردہ پشیماں گشتہ ایم
دائما در فسق و عصیاں ماندہ ایم　　ہمقرینِ نفس و شیطاں ماندہ ایم
روز و شب اندر معاصی بودہ ایم　　غافل از امر ۴ه و نواہی بودہ ایم
بے گنہ نگذشت بر ما ساعتے　　با حضورِ دل نہ کردم طاعتے
بر در آمد بندۂ بگریختہ　　آبروئے خود بعصیاں ریختہ
مغفرت دارد امید از لطفِ تو　　زانکہ خود فرمودۂ لا تقنطوا
بحرِ الطافِ تو بے پایاں بود　　نا امید از رحمتت شیطاں بود

۱ه کانِ حیا: یعنی حضرت عثمانؓ۔ باب: دروازہ۔ مدینہ: شہر۔ عمّ: چچا۔ ائمہ: امام کی جمع۔ مجتہد: وہ عالم جو دین کے اصول دیکھ کر جزئیات کا حکم بتائے۔ امامان: امام کی جمع۔ رواں: روح۔ بوحنیفہ: کنیت ہے۔ نام نعمان ابن ثابت۔

۲ه سراج: چراغ۔ قرین: ساتھی۔ ارواح: روح کی جمع۔ قاضی: بغداد کے قاضی القضاۃ تھے۔ ذوالمنن: احسانوں والا یعنی اللہ۔ شافعی لقب ہے۔ نام محمد ابن ادریس ہے۔ زفر: امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں۔ زیب: زینت۔ فر: شوکت۔ احمد حنبل: یعنی احمد ابن حنبل۔

۳ه قصر: محل۔ مناجات: دعا۔ مجیب الدعوات: دعاؤں کو قبول کرنے والا۔ بادشاہا: الف ندا کا ہے۔ جرم: گناہ۔ آمرزگار: بخشنے والا۔ بند: قید۔ عصیاں: گناہ۔ ہمقریں: ساتھی۔ معاصی: معصیت کی جمع، گناہ۔

۴ه امر: خدائی حکم۔ نواہی: جن سے خدا نے روکا۔ ساعتے: گھڑی۔ طاعت: عبادت۔ بگریختہ: بھاگا ہوا۔ لا تقنطوا: مایوس نہ ہو۔ بحر: سمندر۔ الطاف: لطف کی جمع، مہربانی۔ بے پایاں: بے انتہا۔ نا امید: خدا کی رحمت سے مایوسی کفر ہے۔

Marfat.com

ا۔ کریما: اے کریم۔ چشم دارم: میں امیدوار ہوں۔ لحد: قبر۔ خاکم کنی: مجھے خاک بنائے۔ جانم بری: یعنی مرتے وقت۔ نفس امارہ: وہ نفس جو انسان کو برائی کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ شاکر: شکر گذار

نفس و شیطاں زد کریما[1] راہ من — رحمتت باشد شفاعت خواہ من

چشم دارم از گنہ پاکم کنی — پیش ازیں کاندر لحد خاکم کنی

اندر آں دم کز بدن جانم بری — از جہاں بانورِ ایمانم بری

در بیان مخالفتِ نفسِ امارہ ۔ !

عاقل آں باشد کہ او شاکر بود — وانکہ بر نفسِ خود قادر بود

ہر کہ خشمِ خود فرو خورد اے جواں — باشد او از رستگاران[2] جہاں

آں بود ابلہ ترینِ مرداں — کز پئے نفس و ہوا باشد رواں

وانکہ پندارد آں تاریک رائے — خواہد آمرزیدنش آخر خدائے

گرچہ درویشی بود سخت اے پسر — ہم ز درویشی نباشد خوب تر

ہر کہ او را نفسِ توسن رام شد — از خردمنداں نیکو نام شد

بر مرادِ نفس تا گردی اسیر — صبر بگزیں و قناعت پیشہ گیر

در ریاضت نفسِ بد را گوشمال — تا نیندازد ترا اندر وبال

ہر کہ خواہد تا سلامت[3] ماند او — از جمیع خلق رو گرداند او

مرداں را سر بسر در خواب داں — گشت بیدار آنکہ او رفت از جہاں

آنکہ رنجاند ترا عذرش پذیر — تا بیابی مغفرت بروے مگیر

حق ندارد دوست خلق آزار را — نیست ایں خصلت یکے دیندار را

از ستم ہر کو دلے را ریش[4] کرد — آں جراحت بر وجودِ خویش کرد

آنکہ در بندِ دل آزاری بود — در عقوبت کارِ او زاری بود

اے پسر قصدِ دل آزاری مکن — وز خدائے خویش بیزاری مکن

خاطرِ کس را مرنجاں اے پسر — ورنہ خوردی زخم بر جان و جگر

نامِ مردم جز بہ نیکوئی مبر — گر ہمی خواہی کہ گردی معتبر

قادر: قابو یافتہ۔ خشم: غصہ

۲۔ رستگار: چھٹکارا پانے والا۔ ابلہ: بیوقوف۔ ہوا: خواہش نفسانی۔ تاریک رائے: بیوقوف۔ آمرزیدن: بخشنا۔ درویشی: فقیری۔ توسن: سرکش گھوڑا۔ رام شد: فرمانبردار ہوا۔ خردمند: عقلمند۔ تا: کب تک۔ اسیر: قیدی۔ قناعت: تھوڑے پر گذر کرنا۔ ریاضت: عبادت یا محنت کرنا۔ گوشمال: کان مروڑ۔ وبال: مصیبت۔

۳۔ سلامت ماند: خدا کے عذاب سے بچے۔ جمیع: سب۔ مرداں: یعنی دنیا کی زندگی خواب ہے۔ بیداری مرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ رنجاند ترا: تجھے ستائے۔ مغفرت: بخشش۔ حق: اللہ تبارک و تعالیٰ۔ خلق آزار: مخلوق کو ستانے والا۔ خصلت: عادت۔

۴۔ ریش: زخمی۔ جراحت: زخم۔ بند: فکر۔ عقوبت: سزا۔ زاری: ذلیل۔ بیزاری: مخالفت۔ مرنجاں: رنجیدہ نہ کر۔ مبر: یعنی بھلائی سے لوگوں کو یاد کر۔ معتبر: اللہ کے نزدیک اعتبار والا۔

Marfat.com

قوتِ[1] نیکی نداری بد مکن	بر وجودِ خود ستم بے حد مکن
رَد زباں از غیبتِ مردم بہ بند	تا نہ بینی دست و پائے خود بہ بند
ہر کہ از غیبت زبانش بستہ نیست	آنچناں کس از عقوبت رستہ نیست

در بیانِ فوائد خاموشی

اے برادر گر تو ہستی حق طلب	جُز بہ فرمانِ خدا مکشائی لب
گر خبر داری ز حیِّ لایموت[2]	بر دہانِ خود بنہ مہر سکوت
اے پسر پند و نصیحت گوش کن	گر نجاتے بایدت خاموش کن
ہر کہ را گفتار بسیارش بود	دل درونِ سینہ بیمارش بود
عاقلاں را پیشہ خاموشی بود	پیشۂ جاہل فراموشی بود
خامشی از کذب و غیبت واجب است	ابلہ است آں کو بہ گفتن راغب است
اے برادر جز ثنائے حق مگو	قولِ خود را از برائے دق مگو
ہر کہ در بندِ عمارت می شود	ہر کہ دارد جملہ غارت می شود
دل ز پُر گفتن بمیرد در بدن	گرچہ گفتارش بود دُرِّ[3] عدن
آنکہ سعی اندر فصاحت میکند	چہرۂ دل را جراحت می کند
رَو زباں را در دہاں محبوس دار	وز خلائق خویش را مایوس دار
ہر کہ او بر عیب خود بینا شود	روحِ اُو را قوتے پیدا شود

در بیانِ عملِ خالص

ہر کہ باشد اہلِ ایماں اے عزیز	پاک دارد چار چیز از چار چیز
از حسد اوّل تو دل را پاک دار	خویشتن را بعد ازاں مومن شمار
پاک دار از کذب و از غیبت زباں	تا کہ ایمانت نیفتد در زیاں
پاک گر داری عمل را از ریا	شمعِ ایمانِ ترا باشد ضیا

1 قوت: یعنی اگر نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے تو کم از کم لوگوں کے ساتھ بُرائی نہ کر۔ رَو: رفتن سے امر ہے یعنی اس طرح چلا چل۔ غیبت: پیٹھ پیچھے بُرائی کرنا۔ بند: قید۔ عقوبت: سزا۔ رستہ: چھوٹا ہوا۔ فرمان: حکم۔ حیّ: زندہ۔

2 لایموت: جو نہ مرے گا یعنی اللہ۔ سکوت: خاموشی۔ گوش کن: سُن۔ گفتار: گفتگو۔ دل: یعنی بیہودہ بکواس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ فراموشی: بھول۔ کذب: جھوٹ۔ ابلہ: بیوقوف۔ راغب: مائل۔ ثنا: تعریف۔ دق: کوسنا یعنی دوسرں کو ستانے کی بات نہ کر۔ پُر گفتن: بیہودہ بکنا۔

3 دُر: موتی۔ عدن: یمن کے ایک جزیرہ کا نام ہے وہاں کے موتی بہت مشہور ہیں۔ سعی: کوشش۔ فصاحت: زبان دازی۔ جراحت: زخم۔ رو: یعنی زندگی اس طرح گذار۔ دہان: منہ۔ محبوس: قیدی۔ وز: یعنی لوگوں سے زیادہ سروکار نہ رکھ۔ بینا شود: یعنی اس کو اپنے عیب نظر آنے لگتے ہیں۔ اہلِ ایمان: ایماندار۔ چار چیز: اس کا بیان اگلے شعر میں ہے۔ حسد: دوسرے کی اچھی چیز پر یہ خواہش کہ اس کے پاس نہ رہے اور مجھے حاصل ہو جائے۔ غیبت: پیٹھ پیچھے بُرائی کرنا۔ زیاں: بربادی۔ ریا: لوگ دکھاوا۔ ضیا: روشنی۔

Marfat.com

چوں شکم[1] را پاک داری از حرام[1]	مرد ایماں دار باشی والسلام
ہر کہ دارد ایں صفت باشد شریف	ور ندارد دارد ایماں ضعیف
ہر کہ باطن از حرامش پاک نیست	روحِ او را رہ سوِ افلاک نیست
چوں نباشد پاک اعمال از ریا	ہست بے حاصل چو نقشِ بوریا
ہر کہ را اندر عمل اخلاص نیست	در جہاں از بندگانِ خاص نیست
ہر کہ کارش[2] از برائے حق بود	کارِ او پیوستہ بارونق بود

در سیرتِ ملوک

چار خصلت اے برادر در جہاں	پادشاہاں را ہمی دارد زیاں
پادشہ[2] چوں برملا خنداں بود	بیگماں در ہیبتش نقصاں بود
باز صحبت[2] داشتن با ہر فقیر	پادشاہاں را ہمی سازد حقیر
با زناں بسیار گر خلوت[2] کند	خویشتن را شاہ بے ہیبت کند
ہر کہ را فرِّ[3] جہاں داری بود	میلِ او سوئے کم آزاری بود
عدل باید پادشاہاں را و داد	تا ز عدلش عالمے گردند شاد
گر کند آہنگِ ظلمے[3] پادشاہ	سود نکند مر ورا گنج و سپاہ
با زناں شاہے کہ در خلوت نشست	دور نبود گر رود ملکش ز دست
چونکہ عادل باشد و میموں لقا	باشد اندر مملکت شہ را بقا
چوں کند سلطاں کرم با لشکری	بہرِ او بازند صد جاں سرسری

در بیانِ حسنِ خلق

چار[4] چیز آمد بزرگی را دلیل[4]	ہر کہ ایں دارد بود مردِ جلیل
علم[4] را اعزاز کردن بے حساب	خلق را دادن[2] جواب باصواب
ہر کہ دارد دانش و عقل و تمیز	اہلِ علم و حلم را دارد عزیز

۱ حرام: ناجائز۔ ایں صفت: یعنی چاروں باتیں۔ ضعیف: کمزور۔ باطن: یعنی پیٹ۔ سو: جانب۔ افلاک: فلک کی جمع، آسمان۔ اعمال: یعنی عبادات۔ نقشِ بوریا: بوریا بچھانے سے زمین پر جو نقش بن جاتا ہے وہ بوریئے کی طرح کارآمد نہیں ہے۔

۲ کارش: یعنی عبادت میں اگر اخلاص ہے۔ سیرت: عادت۔ ملوک: ملک کی جمع۔ بادشاہ۔ خصلت: عادت۔ زیاں: بربادی۔ برملا: عام مجموں میں۔ ہیبت: رعب، دبدبہ۔ صحبت داشتن: ساتھ رہنا۔ خلوت: تنہائی۔

۳ فر: دبدبہ۔ جہاں داری: بادشاہت۔ میل: میلان۔ عدل: انصاف۔ داد: بخشش۔ شاد: خوش۔ آہنگ: ارادہ۔ سود: فائدہ۔ گنج: خزانہ۔ سپاہ: لشکر۔ دور نبود: یعنی ملک ہاتھوں سے نکل جائے گا۔ میموں: بابرکت۔ لقا: ملاقات۔ مملکت: حکومت۔ لشکری: سپاہی۔ بازند: یعنی جان کی بازی لگا دیں گے۔ حسن خلق: خوش خلقی۔

۴ دلیل: علامت۔ جلیل: بڑا۔ اعزاز کردن: عزت کرنا۔ صواب: درست۔ حلم: بردباری۔

Marfat.com

دیگر آں باشد کہ جوید وصلِ دوست — زانکہ از دشمن حذر کردن نکوست

اے برادر گر خرد داری تمام — نرم و شیریں گوئی با مردم کلام

ہر کہ باشد تلخ گوی و ترش روے — دوستاں از وے بگردانند روے

ہر کہ از دشمن نباشد پُر حذر — عاقبت بیند ازو رنج و ضرر

درمیانِ دوستاں مسرور باش — گر خبر داری ز دشمن دور باش

در جوارِ خود عدو را رہ مدہ — از برائے آنکہ دشمن دور بہ

با محبّاں باش دائم ہمنشیں — تا توانی روئے اعدا را مبیں

اے پسر تدبیرِ رہ را توشہ کن — پس حدیثِ ایں و آں یک گوشہ کن

در بیانِ مہلکات

چار چیز است اے برادر با خطر — تا توانی باش زینہا پُر حذر

قربتِ سلطان و اُلفت با بداں — رغبتِ دنیا و صحبت با زناں

قربِ سلطاں آتشِ سوزاں بود — با بداں اُلفت ہلاکِ جاں بود

زہر دارد در دروں دنیا چو مار — گرچہ بینی ظاہرش نقش و نگار

می نماید خوب و زیبا در نظر — لیک از زہرش بود جاں را خطر

زہرِ ایں مارِ منقش قاتل ست — باشد از وے دور ہر کو عاقل ست

ہمچو طفلاں منگر اندر سرخ و زرد — چوں زناں مغرورِ رنگ و بُو مگرد

زالِ دنیا چوں عروس آراستہ ست — ہر دو روزے شوئے دیگر خواستہ ست

مُقبل آں مردیکہ شد زیں جفت طاق — پشت بر وے کرد و دادش سہ طلاق

لب بہ پیشِ شوی خنداں می کند — پس ہلاک از زخمِ دنداں می کند

در بیانِ اہلِ سعادت

شد دلیلِ نیک بختی چار چیز — ہر کہ ایں چارش بود باشد عزیز

---

۱ وصل: میل ملاپ۔ حذر: پرہیز بچاؤ۔ خرد: عقل۔ تمام: مکمل۔ تلخ گو: سخت بات کہنے والا۔ ترش رو: بدمزاج۔ عاقبت: انجام۔ ضرر: نقصان۔ مسرور: خوش۔ دور باش: بچ۔ جوار: پڑوس۔ عدو: دشمن۔ دور بہ: یعنی دشمن کا دور رہنا ہی بہتر ہے۔

۲ دائم: ہمیشہ۔ اعدا: عدو کی جمع دشمن۔ تدبیر: انجام سوچنا۔ توشہ کن: سانبھ رکھ۔ حدیث: بات۔ گوشہ کن: یعنی ہر کس و ناکس کی بات پر عمل نہ کر۔ مہلکات: ہلاک کرنے والی چیزیں۔

۳ خطر: خطرہ۔ پُر حذر: خائف۔ قربت: نزدیکی۔ اُلفت: دوستی۔ آتش سوزاں: جلا ڈالنے والی آگ۔ بداں: بدکار لوگ۔ مار: سانپ۔ نقش و نگار: پھول بوٹے۔ زیبا: حسین۔ منقش: جس پر نقش و نگار ہوں۔ قاتل: مار ڈالنے والا۔ کو: کہ او۔ منگر: مت دیکھ۔

۴ مغرور: دھوکے میں مبتلا۔ مگرد: مت ہو۔ زال: بوڑھی۔ عروس: دلہن۔ شوئے دیگر: دوسرا شوہر۔ مقبل: بابخت۔ جفت: جوڑا۔ طاق: بے جوڑ۔ پشت: یعنی دنیا سے منہ پھیرا۔ شوی: شوہر۔

دنداں: دانت۔ سعادت: نیک بختی۔ عزیز: عزت والا۔

Marfat.com

اصلِ پاک آمد دلیلِ نیک بخت	نیست بد اصلے سزائے تاج و تخت
نیک بختاں را بود رائے صواب	آنکہ بد رائیست باشد در عذاب
ہر کہ ایمن از عذابِ حق بود	نیست مومن کافرِ مطلق بود
عمرِ دنیا چند روزے بیش نیست	غافل ست آنکس کہ پیش اندیش نیست
ترکِ لذاتِ جہاں باید گرفت	دامنِ صاحبدلاں باید گرفت
دسپئے لذاتِ نفسانی مباش	دوستدار عالمِ فانی مباش
نیست حاصل رنجِ دنیا بردنت	عاقبت چوں می بباید مُردنت
از تنت چوں جاں رواں خواہد شدن	خاک اندر استخواں خواہد شدن
مر ترا از دادنِ جاں چارہ نیست	رہزنت جز نفسکِ امارہ نیست

در بیانِ سببِ عافیت

عافیت را گر بخواہی اے عزیز	می تواند یافتن در چار چیز
ایمنی و نعمت اندر خاندان	تندرستی و فراغت بعد ازاں
چونکہ با نعمت امانے باشدت	عافیت را زو نشانے باشدت
با دلِ فارغ چو باشی تندرست	دیگر از دنیا نباید ہیچ جست
برمیاور تا توانی کامِ نفس	تا نیفتی اے پسر در دامِ نفس
زیر پا آور ہوائے نفس را	کم بدہ بہرہ ہائے نفس را
نفس و شیطاں می برند از رہ ترا	تا ببندازند اندر چہ ترا
نفس را سرکوب و دائم خوار دار	تا توانی دورش از مردار دار
نفسِ بد را ہر کہ سیرش میکند	در گنہ کردن دلیرش میکند
حلقِ خود را دور دار از ہر مزہ	تا نیفتی در بلاؤ در بزہ
زآب و نان تا لب شکم را پُر مساز	ہمچو حیواں بہرِ خود آخور مساز

١ اصل پاک: نسبی شرافت۔ دلیل: نشان۔ سزا: مناسب یعنی بد طینت، تاج و تخت کے لائق نہیں ہے۔ بد رائی: غلط رائے رکھنے والا۔ ایمن: مطمئن۔ کافر مطلق: پورا کافر۔ بیش: زیادہ۔ پیش اندیش: آگے کی سوچنے والا۔ ترک: چھوڑنا۔ صاحبدلاں: اولیاء اللہ۔ عالم فانی: فنا ہونے والا جہان۔

٢ عاقبت: انجام کار۔ رواں: یعنی جان نکلنے لگے گی۔ استخواں: ہڈی۔ نفسک: ذلیل نفس۔ عافیت: آرام یعنی اطمینان۔ فراغت: دنیا کے دھندوں سے چھٹکارا۔

٣ نعمت: دولت۔ امان: اطمینان۔ زو: ازو۔ دل فارغ: یعنی وہ دل جو فکروں سے خالی ہو۔ دیگر: یعنی ان چار چیزوں کے علاوہ۔ برمیاور: کام نہ نکال۔ کام: مقصد، مدعا۔ جست: چاہ۔ نفس: یعنی نفس امارہ۔ ہوا: خواہش۔ بدہ: یاد۔ بہرہ ہا: حصے۔

٤ ازرہ: یعنی سیدھے راستے سے۔ چہ: چاہ کا مخفف، کنواں۔ سرکوب: کچل۔ خوار: ذلیل۔ مردار: حرام۔ پُر: پیٹ بھرا۔ دلیر: بہادر۔ بزہ: گناہ۔ آب: پانی۔ نان: روٹی۔ لب: ہونٹ۔ آخور: ناند، تھان۔

Marfat.com

روز[1] کم خور گرچہ صائم نیستی | پُر مخور آخر بہائم نیستی
اے کہ در خوابی ہمہ شب تا بہ روز | بہرِ گورِ خود چراغے برفروز
خواب و خور جز پیشۂ انعام نیست | خفتگاں را بہرہ از انعام نیست
اے پسر بسیار خواہی خفت خیز | گر خبر داری ز خود بے گفت خیز
دل دریں دنیائے دوں بستن خطاست | دامن از وے گر تو برچینی[2] رواست
از چہ دل بندی بدنیائے دنی | چوں نۂ جاوید بروے بودنی
ظاہرِ خود را میارا اے فقیر | تا کہ گردد باطنت بدرِ منیر
طالبِ صورتِ زیبا مباش | در ہوائے اطلس و دیبا مباش
از ہوا بگذر خدا را بندہ شو | زندگی می بایدت در زندہ شو
خرقۂ پشمینہ[3] را بر دوش کن | شربتے از نامرادی نوش کن
ایکہ در بر میکنی پشمینہ را | پاک ساز از کینہ اوّل سینہ را
گر ہمی خواہی نصیب از آخرت | رد بدر کن جامہائے فاخرت
بے تکلف باش و آرائش مجو | ترکِ راحت گیر و آسائش مجو
در برت گو کسوتِ نیکو مباش | زیبِ پہلو جامۂ خوبت گو مباش
ہمچو صوفی در لباسِ صوف باش | در صفتہائے خدا موصوف باش
مردِ رہ را بوریا قالیں بود | زانکہ خشتش عاقبت بالیں[4] بود
مردِ رہ را بود دنیا سود نیست | ہرگزش اندیشۂ نابود نیست

در بیانِ تواضع و صحبتِ درویشاں

گر ترا عقل ست با دانش قریں | باش درویش و بدرویشاں نشیں
ہمنشینی جز بدرویشاں مکن | تا توانی غیبتِ ایشاں مکن
حُبِ درویشاں کلیدِ جنت است | دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است

۱ روز: دن۔ صائم: روزہ دار۔ بہائم: چوپائے۔ تا بہ روز: دن نکلنے تک۔ برفروز: روشن کر۔ انعام: نعم کی جمع، چوپایہ۔ بہرہ: نصیب۔ انعام: یعنی خداوندی انعام سونے والوں کو حاصل نہیں ہوتا ہے۔ خواہی خفت: یعنی قبر میں۔ بے گفت: بدوں کہے۔ خیز: رات کو اٹھ کر عبادت کر۔ دنیائے دوں: کمینی دنیا۔

۲ برچینی: تو کنارہ کرے۔ روا: درست۔ از چہ: کس وجہ سے۔ دنی: کمینہ۔ جاوید: ہمیشہ۔ میارا: یعنی یہ زینت و سنگار نہ کر۔ بدرِ منیر: روشن کرنے والا چاند۔ طالب: طلب کرنے والا۔ اطلس: ایک ریشمی کپڑا ہے جس میں عموماً نقش و نگار نہیں بنتے ہیں۔ دیبا: ایک ریشمی کپڑا ہے۔ ہوا: خواہش نفسانی۔

۳ پشمینہ: ماداؤن کا موٹا لباس ہے جو صوفیا پہنتے تھے۔ در بر: بغل میں۔ نصیب: حصہ۔ رد: یعنی یہ روش اختیار کر۔ بدر کن: نکال دے۔ فاخرت: قابلِ فخر۔ آرائش: ٹیپ ٹاپ۔ ترک: چھوڑ۔ مجو: مت ڈھونڈ۔ کسوت نیکو: عمدہ لباس۔ گو: اگرچہ۔ جامۂ خوبت: یعنی جامۂ خوب بلکہ تو۔ صفتہائے: یعنی عفو و درگذر جو خدا کی صفتیں ہیں وہ اختیار کر۔ مردِ رہ: یعنی وہ لوگ جو راہِ سلوک پر چلتے ہیں۔ خشتش: یعنی قبر کی اینٹ۔

۴ بالیں: سرہانا۔ سود: فائدہ۔ نابود: نہ ہونا۔ تواضع: انکساری۔ قریں: ساتھی۔ دانش: سمجھ۔ غیبت: پیٹھ پیچھے برائی۔ حُب: محبت۔ کلید: کنجی۔ سزائے: سزاوار۔

Marfat.com

پوشش[1] درویش غیر از دلق نیست	در پئے کام و ہوائے خلق نیست
مرد تا ننہد بفرق نفس پائے	رہ کجا یابد بدرگاہِ خدائے
مردِ رہ در بند قصر و باغ نیست	در دلِ او غیر درد و داغ نیست
گر عمارت را بری بر آسمان	عاقبت زیرِ زمیں گردی نہاں
گر چو رستم شوکت و زورت بود	جائے چوں بہرام در گورت بود
اے پسر از آخرت غافل مباش	با متاعِ ایں جہاں خوش دل مباش
در بلیاتِ[2] جہاں صبار باش	گاہِ نعمت شاکرِ جبار باش

در بیان دلائل شقاوت

چار چیز آثارِ بدبختی بود	جاہلی و کاہلی سختی بود
بیکسی و ناکسی مرچار شد	بخت[3] بد را ایں ہمہ آثار شد
آنکہ در بند عبادت می شود	بیشک از اہلِ سعادت می شود
بر ہوائے خود قدم ہر کو نہاد	کے تواند کرد با نفسک جہاد
ہر کہ سازد در جہاں با خواب و خور	در قیامت باشدش ز آتش گذر
رو بگرداں از مراد و آرزوی	پس بدرگاہِ خدا می آر روی
کامرانی سر بناکامی کشد	مردِ رہ خط در نکونامی کشد
امر و نہی حق چو داری اے ولید[4]	پس مرو دنبالۂ نفسِ پلید
ہر کہ ترکِ کامرانی می کند	بر خلافش زندگانی می کند
امر و نہی حق ز قرآں گوش دار	جائے شادی نیست دنیا ہوش دار

در بیان ریاضت

گر ہمی خواہی کہ گردی سربلند	اے پسر بر خود درِ راحت بہ بند
ہر کہ بر بست او درِ راحت تمام	باز شد بروے درِ دار السّلام

۱ پوشش: لباس۔ دلق: گدڑی۔ کام: مقصد۔ ہوا: خواہش۔ فرق: مانگ، مراد سر ہے۔ مردِ رہ: خدائی راستہ پر چلنے والا۔ بند: فکر۔ قصر: محل۔ درد: یعنی محبت خداوندی کا۔ عمارت: تعمیر۔ عاقبت: انجام کار۔ رستم: سیستان کا مشہور پہلوان ہے۔ گور: قبر۔ متاع: سامان۔

۲ بلیات: مصیبتیں۔ صبار: بہت زیادہ صبر کرنے والا۔ گاہ: وقت۔ شاکر: شکر کرنے والا۔ جبار: اللہ۔ دلائل: دلیل کی جمع، علامت۔ شقاوت: بدبختی۔ آثار: اثر کی جمع، علامت۔ سختی: سخت مزاجی۔ بیکسی: مجبوری۔

۳ بخت: نصیب۔ بند: قید۔ سعادت: نیک بختی۔ ہوا: خواہش نفسانی۔ نفسک: ذلیل نفس۔ جہاد: لڑائی۔ ہر کہ: یعنی جو کام عمر سونے اور کھانے میں گزارے گا۔ آتش: یعنی جہنم۔ رو بگرداں: منہ موڑ۔ آر روی: متوجہ ہو۔ کامرانی: فتح مندی۔ سر: انجام۔ مردِ رہ: یعنی طالب حق ناموری نہیں چاہتا۔

۴ ولید: لڑکا۔ دنبالہ: پیچھے وا۔ پلید: ناپاک۔ گوش دار: سن۔ شادی: خوشی۔ ریاضت: محنت۔ در: دروازہ۔ راحت: آرام طلبی۔ دار السّلام: جنت۔

Marfat.com

غیرِ حق را ہر کہ خواہد اے پسر ۔ کیست در عالمؔ ازو گمراہ تر
اے برادر ترکِ عزّ و جاہ کن ۔ خویش را شائستۂ درگاہ کن
عزّ و جاہت سر بہ پستی می کشد ۔ مر ترا بر تن پرستی می کشد
خوار گردد ہر کہ باشد جاہ جوی ۔ اے برادر قربِ آں درگاہ جوی
نفس در ترکِ ہوا مسکین بود ۔ گوشمالِ نفسِ ناداں ایں بود
چو دِلت از یادِ حق ایمن بود ۔ نفسک امّارہ کے ساکن بود
ہر کہ او را تکیہؔ بر صانع بود ۔ در جہاں با لقمۂ قانع بود
اکتفا بر روزئے ہر روزہ کن ۔ گر نداری از خدا دریوزہ کن

در بیانِ مجاہداتِ نفس

نفس نتواں کشت اِلّا باسہؔ چیز ۔ چوں بگویم یاد گیرش اے عزیز
خنجرِ خاموشی و شمشیرِؔ جوع ۔ نیزۂ تنہائی و ترکِ ہجوع
ہر کرا نبود مرتب ایں سلاح ۔ نفسِ او ہرگز نیابد با صلاح
چونکہ دل بے یادِ اللّٰہت بود ۔ دیوِ ملعوں یار و ہمراہت بود
اہلِ دنیا را چو زر سیم آیدش ۔ لقمہائے چرب و شیریں آیدش
ہر کہ او در بندِ سیم و زر بود ۔ در عقوبت عاقبت مضطر بود
آنکہ بہرِ آخرت کارش بود ۔ از خدا تشریفِ بسیارش بود
مالِ دنیا خاکساراں را دہند ۔ آخرتؔ پرہیزگاراں را دہند
ہست شیطاں اے برادر دشمنت ۔ غُلِّ آتش خواہد اندر گردنت
مُدبرے کورو بدنیا آورد ۔ بہرہ کے از عالمِ عقبےٰ برد
اے پسر با یادِ حق مشغول باش ۔ وز خلائق دور ہمچوں غول باش

---

۱ عالم: دنیا۔ جاہ: مرتبہ۔ شائستہ: لائق۔ تر: خاص۔ تن پرستی: راحت طلبی۔ خوار: ذلیل۔ قرب: نزدیکی۔ درگاہ: یعنی دربارِ خداوندی۔ ترکِ ہوا۔ خواہشِ نفسانی کو چھوڑنا۔ مسکین: عاجز۔ گوشمال: سزا۔ دلت: دلِ تو۔ ایمن: مطمئن۔

۲ تکیہ: بھروسہ۔ صانع: بنانے والا یعنی خدا۔ قانع: صابر۔ دریوزہ: بھیک۔ مجاہدات: مشقتیں۔ کشت: یعنی نفس کشی ان چیزوں سے ہو سکتی ہے۔ شمشیر: تلوار۔ جوع: بھوک۔ ترک: چھوڑنا۔ ہجوع: نیند۔ سلاح: ہتھیار۔ صلاح: نیکی۔ چونکہ: جبکہ۔ دیو: یعنی نفس۔ زر: سونا۔ سیم: چاندی۔ تشریف: اعزاز۔ خاکسار: ذلیل۔

۳ آخرت: یعنی آخرت کی راحتیں۔ غل: طوق۔ مدبر: بدبخت۔ کور: کراو۔ بہرہ: نصیبہ۔ عقبیٰ: آخرت۔ غول: بھوت جو جنگلوں میں رہتا ہے۔

Marfat.com

در بیانِ فقر[1]

فقر خود را پیش کس پیدا مکن	محنت امروز را فردا مکن
مر ترا آنکس کہ فردا جاں دہد	غم مخور آخر کہ آب و ناں دہد
تا بکے چوں مور باشی دانہ کش	گر تو مردی فاقہ را مردانہ کش
بر توکّل گر بود فیروزیت	حق دہد مانندِ مرغاں روزیت
از خدا شاکر بود مردِ فقیر	گر دہد قوتش[2] لبِ نانِ فطیر
خم مشو پیشِ توانگر ہمچو طاق	تا بگردی جفت با اہلِ نفاق
مردِ رہ را نام و ننگ از خلق نیست	نفرتش از جامہائے دلق نیست
ہر کہ را ذوقِ نکو نامی بود	خاص مشمارش کہ او عامی بود
گر ترا دل فارغ از زینت بود	کے ہوائے مرکب و زینت بود
روئے دل چوں از ہوا برتافتی	بعد ازاں می داں کہ حق را یافتی

در بیانِ دریافتن[3] حقیقتِ نفسِ امّارہ

چوں شترمرغے شناس ایں نفس را	نے کشد بار و نہ پرّد بر ہوا
گر بپر گوئیش گوید اشترم	ور نہی بارش بگوید طائرم
چوں گیاہِ زہر رنگش دلکش ست	لیک طعمش تلخ و بویش ناخوش ست
گر بطاعت خوانیش سستی کند	لیک اندر معصیت چستی کند
نفس را آں بہ کہ در زنداں[4] کنی	ہر چہ فرماید خلافِ آں کنی
کامِ نفسِ بد برآوردن خطاست	زانکہ دشمن را بپروردن خطاست
نیست درمانش بجز جوع و عطش	تا کہ سازی رام اندر طاعتش
چوں شتر در رہ درآئی و بارکش	بارِ طاعت بر درِ جبّار کش
بارِ ایزد را بجاں باید کشید	ورنہ ہمچو سگ زباں باید کشید

۱ فقر: مفلسی لیکن صوفیا کی اصطلاح میں فقیر وہ ہوتا ہے جو اپنی احتیاج صرف اللہ کے سامنے رکھے۔ پیدا: ظاہر۔ فردا: کل آئندہ یعنی کل کی ضرورت کیلئے آج پریشان نہ ہو۔ مر ترا: جو تجھے کل کو زندہ رکھے گا کھانے کو بھی دیگا۔ تابکے: کب تک۔ مور: چیونٹی، چیونٹیاں آئندہ کیلئے ذخیرہ جمع کر لیتی ہیں۔ مردانہ: مردوں کی طرح۔ توکّل: بھروسہ یعنی ظاہری اسباب سے قطع نظر کر کے صرف خدا پہ بھروسہ کرنا۔ فیروزی: کامیابی۔ مرغان: پرند جو صبح کو گھونسلوں سے بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو بغیر کسی محنت و مشقت کے پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔

۲ قوت: روزی۔ لب: کنارہ۔ نانِ فطیر: وہ روٹی جو خمیری نہ ہو۔ خم مشو: نہ جھک۔ طاق: محراب۔ جفت: جوڑا۔ اہلِ نفاق: مومن کا کام صرف خدا کے سامنے جھکنا ہے۔ ننگ: ذلت۔ خلق: مخلوق۔ دلق: گدڑی۔ خاص: یعنی اس کا مخصوص بندہ۔ عامی: عام آدمی۔ فارغ: خالی۔ ہوا: خواہش۔ مرکب: سواری۔ می داں: سمجھ۔

۳ دریافتن: جاننا۔ شترمرغ: ایک جانور ہے جس کی بالائی ساخت اونٹ کی سی ہے اور پر بھی ہیں لیکن اُن سے وہ اُڑ نہیں سکتا ہے۔ نے کشد بار: بوجھ نہیں کھینچتا ہے۔ بپر: اُڑ۔ اشتر: اونٹ۔ نہی: نہادن کا امر ہے۔ طائر: پرند۔ گیاہ: سبزہ، ہری گھاس۔ طاعت: فرمانبرداری۔ معصیت: گناہ۔

۴ زنداں: قید خانہ۔ ہر چہ: یعنی اس کو قابو میں رکھو اور اس کی خواہش پوری نہ کرو۔ کام: مقصد۔ دشمن: یعنی نفس امّارہ۔ درماں: علاج۔ جوع: بھوک۔ عطش: پیاس۔ رام: فرمانبردار۔ رہ: راہ خدا۔ درآئی: درآمد ہے۔ بار: بوجھ۔ در: دروازہ۔ جبّار: کارساز یعنی اللہ۔ ایزد: اللہ۔ ورنہ: یعنی کتے کی طرح ہانپنا پڑے گا۔

Marfat.com

۱ گردن می کشد: سرکشی کرتا ہے۔ نفریں: نفرت۔ انبار: بوجھ۔ گلستانِ حیات: زندگی کا باغ یعنی جنت۔ پر بریخت: عاجز رہا۔ تحمل: برداشت کرنا۔ تجمل: خوبصورت ہونا۔ ۲ امانت: یعنی انسان میں وہ استعداد ہے جس کی بنا پر اس کو مکلف بنایا گیا ہے اس شعر میں آیت انا عرضنا الامانۃ کی طرف اشارہ ہے

ہر کہ گردن[1] می کشد زیں بارہا — باشد از نفریں برو انبارہا

چوں شترمرغ آنکہ از بارش گریخت — از گلستانِ حیاتش پر بریخت

ہر کہ بارش را تحمل می کند — در جہاں جانش تجمل می کند

کردہ بارِ امانت[2] را قبول — از کشیدن پس نباید شد ملول

روز اوّل خود فضولی کردہ — واں فضولی از جہولی کردہ

جنبشے کن اے پسر غافل مباش — چوں بلی گفتی بہ تن تنبل مباش

ہر کہ اندر طاعتش کسلاں بود — حاصلش گمراہی و خذلاں بود

وقت طاعت تیز رو چوں باد باش — وز ہمہ کارِ جہاں آزاد باش

راہ پُرخوف ست و دزداں[3] در کمیں — رہبرے بر تا نمانی بر زمیں

منزلت دور ست و بارت بس گراں — کوششے کن پس ممان از دیگراں

ہر کہ در رہ از گراں باراں بود — ہر دمش از دیدہ چوں باراں بود

لاشۂ داری سبک کن بارِ خویش — ورنہ در رہ سخت بینی کارِ خویش

چیست بارت جیفۂ دنیائے دوں — کز پئے آں گشتۂ خوار و زبوں

در بیانِ ترکِ خود[4] رائی و خودستائی

سر چہ آرائی بدستارا اے پسر — تا توانی دل بدست آر اے پسر

تا نگیری ترکِ عزّ و مال و جاہ — از ہمہ برسر نیائی چوں کلاہ

نیست مردی خویش را آراستن — قصدِ جاں کرد آنکہ او آراست تن

نیست بر تن بہتر از تقوی لباس — در تکلف مرد را نبود اساس

ہر کہ او در بندِ آرائش بود — در جہاں فرزندِ آسائش بود

عاقبت جز نامرادی نبودش — بہرۂ از عیش و شادی نبودش

خودستائی پیشۂ شیطاں بود — ہر کہ خود را کم زند مرد آں بود

اور دوسرے شعر میں انہ کان ظلوما جہولاً کی طرف اشارہ ہے۔ روز اول: ازل۔ فضولی: وہ شخص ہے جو بدوں استحقاق کے کوئی معاملہ کرے امانت کے قبول کرنے کو فضولی سے تعبیر کیا ہے۔ جہولی: نادانی۔ جنبش: یعنی عبادت کر۔ بلی: ہاں قرآن پاک میں ہے کہ ازل میں اللہ نے روحوں سے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب نے جواب میں ہاں کہا تھا اسی کو عہد الست کہتے ہیں۔ تنبل: سست۔ کسلاں: کاہل۔ خذلاں: رسوائی۔ باد: ہوا۔

۳ دزداں: دزد کی جمع چور۔ کمیں: چھپاؤ کی جگہ۔ رہبرے بر: یعنی کسی مرشد کا ہاتھ پکڑ۔ منزل: یعنی معرفتِ خداوندی کی منزل۔ پس: پیچھے۔ ممان: مت رہ۔ گراں بار: بوجھل۔ ہر دمش: یعنی ہر وقت روئے گا۔ لاشہ: کمزور گدھا۔ سبک: ہلکا۔ جیفہ: مردار۔ خوار: ذلیل۔ زبوں: خستہ۔

۴ خود آرائی: کسی کی نہ ماننا۔ خودستائی: خود اپنی تعریف کرنا۔ سر: یعنی خود رائی سے بہتر ہے کہ کسی کا دل موہ لے۔ دستار: عمامہ۔ ترک: چھوڑنا۔ قصدِ جاں کرد: یعنی اس نے اپنی روح کو مار ڈالا۔ تن: جسم۔ برتن: جسم پر۔ تقوی: پرہیزگاری۔ اساس: بنیاد۔ بند: فکر۔ نامرادی: یعنی اللہ کے فضل سے محرومی۔ خود را کم زند: اپنے آپ کو کسی شمار میں نہ سمجھے۔

Marfat.com

گفت شیطاں من ز آدم بہترم — تا قیامت گشت ملعون[1] لاجرم
از تواضع خاک مردم می شود — نورِ نار از سرکشی گم می شود
رانده شد ابلیس از مستکبری — گشت مقبل آدمؑ از مستغفری
شد عزیز آدمؑ چو استغفار کرد — خوار شد شیطاں چو استکبار کرد
دانہ پست افتد زبر دستش کنند — خوشہ چوں سر بر کشد پستش کنند

در بیان آثار[2] ابلہاں

چار چیز آمد نشانِ ابلہی — با تو گویم تا بیابی آگہی
عیبِ خود را بد نہ بیند در جہاں — باشد اندر جستنِ عیبِ کساں
تخمِ بخل اندر دلِ خود کاشتن — آنکہ امیدِ سخاوت داشتن
ہر کہ خلق از خُلقِ او خوشنود نیست — ہیچ قدرش بر درِ معبود نیست
ہر کہ او را پیشہ بدخوئی بود — کارِ او پیوستہ بدروئی بود
خوئے بد در تن بلائے جاں بود — مردمِ بدخو نہ از انساں بود
بخل شاخے از درختِ دوزخ است — واں بخیلک[3] از سگانِ مسلخ است
روئے جنت را کجا بیند بخیل — پشہ افتادہ زیر پائے پیل
باش از بخلِ بخیلاں برکراں — تا نباشی از شمارِ ابلہاں

در بیان عافیت[4]

از بلا تا رستہ گردی اے عزیز — باز باید داشتن دست از دو چیز
رو تو دست از نفس و دنیا بازدار — تا بلاہا را نباشد با تو کار
گر بحرص و آز گردی مبتلا — با تو رو آرد ز ہر سو صد بلا
آنکہ نبود ہیچ نقدش در میاں — ہر کجا باشد بود اندر اماں
نفس و دنیا را رہا کن اے پسر — تا رہی از ہر بلا و ہر خطر

---

۱ ملعون: پھٹکارا ہوا۔ لاجرم: لامحالہ۔ از تواضع: یعنی انکساری کی وجہ سے مٹی انسان کے مرتبہ کو پہنچ جاتی ہے۔ نار: آگ۔ ابلیس: شیطان۔ مستکبری: تکبر۔ مقبل: بابخت۔ مستغفری: توبہ کرنا۔ عزیز: باعزت۔ استغفار: معافی چاہنا۔ استکبار: تکبر کرنا۔ دانہ: یعنی مٹی میں ملتا ہے تو ابھرتا ہے۔ خوشہ سرکشی کرتا ہے تو توڑا جاتا ہے۔

۲ آثار: اثر کی جمع علامت۔ ابلہاں: ابلہ کی جمع بیوقوف۔ آگہی: اطلاع۔ بد: برا۔ کساں: یعنی دوسرے لوگ۔ تخم: بیج۔ سخاوت: بخشش۔ خُلق: اخلاق۔ معبود: خدا۔ بدخوئی: بدمزاجی۔ خوئے بد: بری عادت۔ نہ از انسان: انسان تو وہی ہے جس میں انس و محبت کا مادہ ہو۔

۳ بخیلک: ذلیل بخیل۔ مسلخ: بوچڑخانہ۔ بوچڑخانہ کا کتا ہر وقت گوشت کو دیکھتا ہے لیکن وہ نہیں کھاتا۔ اسی طرح بخیل کے پاس مال ہوتا ہے ورنہ اس سے فائدہ نہیں حاصل کرتا ہے۔ کراں: کنارہ۔

۴ عافیت: مصیبتوں سے چھٹکارا۔ رستہ: بچا ہوا۔ باز: یعنی دو باتوں سے بے تعلق رہ۔ رو: یعنی اس طرح زندگی گذار کہ نفس اور دنیا سے بے تعلق رہ۔ آز: لالچ۔ رو آرد: متوجہ ہوگی۔ صد: سو۔ میاں: درمیان۔ اماں: حفاظت۔ رہا کن: چھوڑ دے۔ رہی: تو چھٹکارا پائے۔ خطر: خطرہ

Marfat.com

اے بسا[1] کس کز برائے نفسِ زار ۔ در بلا افتاد و گشت از غم نزار
از برائے نفس مرغِ نامراد ۔ آمد و در دامِ صیاد اوفتاد
تا دلت آرام یابد اے پسر ۔ بود و نابودِ جہاں یکسر شمر
از عذابِ قہرِ حق ایمن مباش ۔ در پئے آزار ہر مومن مباش
در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس ۔ زانکہ نبود جز خدا فریاد رس
ہر کرا[2] رنجاندۂ عذرش بخواہ ۔ تا نباشد خصم تو در عرصہ گاہ
گر غنا خواہد کسے از ذو المنن ۔ در قناعت می توانش یافتن

در بیانِ عقلِ عاقلاں

ہر کرا عقل ست و دانش اے عزیز ۔ دور باید بودنش از چار چیز
کارِ خود با ناسزا نکند رہا ۔ مردمی نکند بجائے ناسزا
عقل داری میل بدکاری مکن ۔ زیں چو بگذشتی سبکساری مکن
ہر کرا از حلم دل روشن بود ۔ در زمانہ با صلاحِ تن بود
تا شوی پیش از ہمہ در روزگار ۔ دست بر نان و نمک بکشادہ دار
تا تو باشی در زمانہ دادگر[3] ۔ زیر دستاں را نکو دار اے پسر
ہر کہ بر پندِ خود آمد استوار ۔ پندِ او را دیگراں بندند کار
ہر کہ از گفتارِ خود باشد ملول ۔ قولِ او را دیگرے نکند قبول
ہر چہ باشد در شریعت ناپسند ۔ دور باش از وے چو ہستی ہوشمند
تا صوابِ کار بینی سر بسر ۔ بر مرادِ خود مکن کار اے پسر

در بیانِ رستگاری

ہست بیشک رستگاری در سہ چیز ۔ با تو گویم یاد گیرش اے عزیز
زاں یکے ترسیدن ست از ذو الجلال ۔ دوم آمد جستنِ قوتِ حلال

---

١ بساکس: بہت سے آدمی۔ زار: ذلیل۔ نزار: لاغر۔ مرغ: پرند۔ دام: جال۔ صیاد: شکاری۔ بود و نابود: ہونا نہ ہونا۔ شمر: شمار کر۔ قہر: غصہ۔ ایمن: مطمئن۔ آزار: تکلیف۔ یاری: مدد۔ فریاد رس: فریاد کو پہنچنے والا۔

٢ کرا: کہ اورا۔ عذرش بخواہ: معافی مانگ لے۔ خصم: مخالف۔ عرصہ گاہ: یعنی میدانِ قیامت۔ غنا: بے نیازی۔ ذو المنن: احسانات والا، یعنی اللہ۔ قناعت: تھوڑے پر صبر۔ دانش: سمجھ۔ ناسزا: نالائق۔ رہا: سپرد۔ مردمی: شرافت۔ میل: خواہش۔ سبکساری: ہلکا پن۔ پیش: رہبر، پیشوا، بلند مقام۔

٣ دادگر: انصاف کرنے والا۔ زیر دست: کمزور۔ ہر کہ: یعنی جو نصیحت پر خود بھی عمل کرتا ہے دوسرے اس کی نصیحت پر کاربند ہوتے ہیں۔ ملول: رنجیدہ۔ ہر چہ: یعنی شریعت جس بات کو پسند نہ کرے۔ دور باش: جدا رہ۔ تا صواب: دوسرا مصرعہ پہلے پڑھئے مطلب واضح ہے۔ رستگاری: چھٹکارا۔ یاد گیر: یاد رکھ۔ ذو الجلال: اللہ۔ قوت: روزی۔

Marfat.com

سومی فرقت بود بر راهِ[1] راست	رستگار است آنکه این خصلت دراست
گر تواضع پیش گیری اے جوان	دوست دارندت ہمہ خلقِ جہاں
سر مکن در پیشِ دنیا دار پست	ور کنی بیشک رود دینت ز دست
ہر کہ او را حرصِ دنیا دار شد	بیگماں از وے خدا بیزار شد
بہرِ زر مستائے دنیا دار را	تا چہ خواہی کردن ایں مردار را
مُردگانند اغنیائے روزگار	اے پسر با مُردگاں صحبت مدار
مال و زر بیحد بدست آوردہ گیر	بعد ازاں در گورِ[2] حسرت بردہ گیر

در بیانِ فضیلتِ ذکر

باش دائم اے پسر در یادِ حق	گر خبر داری ز عدل و دادِ حق
زندہ دار از ذکر صبح و شام را	در تغافل مگذران ایام را
یادِ حق آمد غذا ایں روح را	مرہم آمد ایں دلِ مجروح را
یادِ حق گر مونسِ جانت بود	کے ہوائے کاخ و ایوانت بود
گر زمانے غافل از رحماں شوی	اندراں[3] دم ہمدمِ شیطاں شوی
مومنا ذکرِ خدا بسیار گوی	تا بیابی در دو عالم آبروی
ذکر را اخلاص می باید نخست	ذکرِ بے اخلاص کے باشد درست
ذکر بر سہ وجہ باشد بے خلاف	تو ندانی ایں سخن را از گزاف
عام را نبود بجُز ذکرِ زباں	ذکرِ خاصاں باشد از دل بیگماں
ذکرِ خاص[4] الخاص ذکرِ سر بود	ہر کہ ذاکر نیست او خاسر بود
ذکرِ بے تعظیم گفتن بدعت است	واندراں یک شرطِ دیگر حرمت است
ہست مر ہر عضو را ذکرے دگر	ہفت اعضا ہست ذاکر اے پسر
ذکرِ چشم از خوفِ حق بگریستن	باز در آیاتِ او نگریستن

۱ راہ راست: سیدھا راستہ۔ تو: اس کا مخفف ہے۔ تواضع: انکساری۔ سر مکن: یعنی کسی دنیا دار کے سامنے نہ جھک۔ ور: اگر۔ بیزار شد: ناراض ہو۔ مستائی: تعریف نہ کر۔ مردار: یعنی دنیا کا مال و دولت۔ مردگان: مردہ کی جمع۔ اغنیا: غنی کی جمع، مالدار۔ ۲ گور: قبر۔ حسرت: یعنی مال و دولت کی حسرت قبر میں ساتھ جائیگی۔ ذکر: یادِ خدا۔ دائم: ہمیشہ۔ داد: بخشش۔ زندہ دار: وقت کی زندگی یہ ہے کہ اس میں خدا کا ذکر ہو۔ ایام: یوم کی جمع، دن، زمانہ۔ مجروح: زخمی۔ مونس: ساتھی۔ کے: کب۔ کاخ: محل۔ ایوان: محل۔ رحمان: اللہ۔ ۳ اندر آں: یعنی جب دل میں اللہ کی یاد نہیں ہوگی تو اس کو شیطان اپنا گھر بنا لیتا ہے۔ مومنا: اے مومن۔ دو عالم: یعنی دنیا اور عقبیٰ۔ اخلاص: یعنی ذکر صرف خدا کے لیے کرے۔ نخست: پہلے۔ سہ وجہ: تین طریقے۔ گزاف: بیکار بات۔ عام: یعنی عام لوگ۔ ذکرِ زبان: زبان سے اللہ کا نام لینا۔ خاصان: جو خدا کے مخصوص بندے ہیں۔ دل: یعنی ان کا دل ذکر الٰہی میں مصروف رہتا ہے۔ ۴ خاص الخاص: یعنی اللہ کے بہت ہی مخصوص بندے۔ سر: پوشیدہ، مراد ذکر روح ہے جس میں ساتوں لطائف جاری ہو جاتے ہیں۔ ذاکر: ذکر کرنے والا۔ خاسر: ٹوٹے میں پڑا ہوا۔ ذکر بے تعظیم: یعنی ذکر کرتے وقت خدا کی بڑائی کا دھیان نہ رہے۔ حرمت: عزت و احترام۔ مر: خاص۔ اعضا: عضو کی جمع، بدن کا حصہ۔ ذکرِ چشم: یعنی آنکھ کا ذکر یہ ہے کہ وہ اللہ کے ڈر سے روئے۔ آیات: آیت کی جمع، نشانی، یعنی وہ چیزیں جو خدا کو یاد دلائیں۔

Marfat.com

1 یاری: مدد۔ خویشاں: اپنے لوگ۔ زیارت: ملاقات۔ استماع: سننا۔ گوش: کان۔ کوش: کوشش کر۔ ذکر دلت: یعنی تیرے دل کا ذکر یہ ہے کہ اس میں اللہ کا شوق ہو۔ کوش: یعنی دل میں خدا کا شوق کوشش کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ جہل: نادانی۔ دائم: ہمیشہ۔ حلاوت: مٹھاس۔ لساں: زبان۔ مفلساں: یعنی آخرت کی دولت سے محروم۔ مدام: ہمیشہ۔ حمد: تعریف۔ خالق: پیدا کرنے والا۔

یاری[1] ہر عاجز آمد ذکرِ دست — ذکرِ پا خویشاں زیارت کردن ست

استماعِ قولِ رسل ذکرِ گوش — تا توانی روز و شب در ذکر کوش

اشتیاقِ حق بود ذکرِ دلت — کوش تا ایں ذکر گردد حاصلت

آنکہ از جہل ست دائم در گناہ — کے حلاوت یابد از ذکرِ الٰہ

خواندنِ قرآں بود ذکرِ لساں — ہر کرا ایں نیست ہست از مفلساں

شکرِ نعمتہائے حق می کن مدام — تا کند حق بر تو نعمتہا مدام

حمدِ خالق بر زباں دار اے پسر — عمر تا بر باد ندہی سر[2] بسر

لب مجنباں جز بذکرِ کردگار — زانکہ پاکاں راہمیں بودست کار

در بیانِ عملِ چار چیز

بر ہمہ کس نیک باشد چار چیز — با تو گویم یاد گیرش اے عزیز

اوّل آں باشد کہ باشی دادگر — ہم زعقلِ خویش باشی باخبر

با شکیبائی تقرب کردن ست — حرمتِ مردم بجا آوردن ست

در بیانِ خصلتِ ذمیمہ

چار چیز دیگر اے نیکو سرشت — ہست از جملہ خلائق نیک[3] زشت

زاں چہار اوّل حسد کینی بود — زاں گزشتے عجب و خود بینی بود

خشم را دیگر فرو نا خوردن ست — خصلتِ چارم بخیلی کردن ست

اے پسر کم گرد گردِ ایں خصال — از برائے آنکہ زشت اند ایں فعال

غل[4] و غش بگذار چوں زر پاک شو — پیش ازانکہ خاک گردی خاک شو

حرص بگذار و قناعت پیشہ کن — آخر از مردن یکے اندیشہ کن

با محبّاں باش دائم ہمنشیں — تا توانی روئے اعدا را مبیں

---

2 سر بسر: بالکل۔ لب: ہونٹھ۔ کردگار: اللہ۔ پاکاں: گناہوں سے پاک بندے۔ نیک: بھلا۔ دادگر: انصاف کرنے والا، بخشش کرنیوالا۔ شکیبائی: صبر۔ تقرب: یعنی بارگاہِ خداوندی سے نزدیکی۔ حرمت: عزت۔ خصلت: عادت۔ ذمیمہ: بری۔ سرشت: طبیعت۔ خلائق: عادتیں۔

3 نیک زشت: بہت بری۔ حسد کینی: کینہ پروری کے ساتھ حسد۔ عجب: تکبر۔ خشم: غصہ۔ فرو خوردن: نگل لینا۔ خصلت: عادت۔ کم گرد: چکر نہ لگا۔ خصال: خصلت کی جمع، عادت۔ زشت: برا۔ فعال: کام۔

4 غل: کدورت۔ غش: ملاوٹ۔ خاک گردی: یعنی مرکر۔ حرص: لالچ۔ پیشہ کن: عادت بنا۔ اندیشہ کن: سوچ۔ دائم: ہمیشہ۔ اعدا: عدو کی جمع، دشمن۔

Marfat.com

در بیانِ سعادت[1] و نصیحت

بر سعادت چار چیز آمد دلیل — شرحِ ایں ہر چار بشنو اے خلیل
از سعادت ہر کرا باشد نشاں — باشدش تدبیرہا با دوستاں
ہر کرا باشد سعادت رہنمائے — صبر دارد از جفائے ناسزائے
ہر کرا بخت و سعادت گشت یار — در جہاں باشد بد شمن سازگار
گر تو خود نارِ ہوا را کُشتہ — داں کہ اہلِ سعادت گشتہ
گر بود با دوستاں تدبیرِ تو — یار باشد دولتِ[2] شبگیرِ تو
از سرِ خود ہر کہ کارے میکند — بخت و دولت زو فرارے میکند
دشمنِ خود را نباید زد تبر — گر توانی کشت او را با شکر
تا توانی جورِ نااہلاں بکش — گر ہمی خواہی کہ یابی عیش خوش
چوں ترا آمد مقامے سازگار — بر نہ بندی رخت زانجا زینہار[3]
در نصیحت آں کہ نپذیرد سخن — با چنیں کس پندِ خود ضائع مکن
خوی بد را نیک کردن مشکل ست — جہد کردن بہرِ او بے حاصل ست
بندہ را گر نیست در کارِ رضا — کے تواند باز گرداند قضا
ہر کہ او استیزہ با سلطاں کند — کارِ خود را سربسر ویراں کند
ہر کہ او باغی شود از بادشاہ — روزِ او چوں تیرہ شب گردد تباہ

در بیانِ علامتِ مدبراں[4]

چار چیز آمد نشانِ مدبری — یاد گیرش گر تو روشن خاطری
مدبری باشد بابلہ مشورت — پس بجاہل دادنِ سیم و زرت
ہر کہ پندِ دوستاں نکند قبول — در حقیقت مدبراست آں بوالفضول
ہر کہ از دنیا نگیرد عبرتے — ہست ازاں مدبر جہاں را نفرتے

۱ سعادت: نیک بختی۔ شرح: تفصیل۔ خلیل: دوست۔ تدبیرہا: مصلحتیں۔ نشاں: علامت۔ جفا: ظلم۔ ناسزا: نامناسب۔ بخت: نصیبہ۔ سازگار: موافق۔ نار: آگ۔ ہوا: خواہش۔

۲ دولتِ شبگیر: یعنی شب بیداری۔ از سرِ خود: یعنی جو خودسری سے کام لیتا ہے۔ تبر: کلہاڑی کی وضع کا ایک ہتھیار ہوتا ہے۔ بشکر: یعنی دشمن کو اگر احسان کرکے ختم کرسکتا ہے تو لڑ کر ختم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جور: ظلم۔ عیش خوش: خوش عیشی۔ مقام: جگہ۔ رخت: سامان۔

۳ زینہار: ہرگز۔ نپذیرد: نہ قبول کرے۔ پند: نصیحت۔ خوی: عادت۔ جہد: کوشش۔ بندہ: یعنی قضائے خداوندی نہیں ٹل سکتی لہذا اس پر خوشنودی کا اظہار ضروری ہے۔ استیزہ: لڑائی۔ تیرہ شب: تاریک رات۔

۴ مدبراں: مدبر کی جمع بدبخت۔ مدبری: بدبختی۔ خاطر: طبیعت، خیال۔ ابلہ: بیوقوف۔ جاہل: نادان۔ زرت: یعنی اپنا سونا۔ پند: نصیحت۔ بوالفضول: بیہودہ۔ عبرت: دوسروں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرنا۔

Marfat.com

مشورت[1] ہر کس کہ با ابلہ کند — دیوِ ملعونش سبک گمرہ کند
آنکہ مال و زر دہد با جاہلاں — آنچناں کس کے بود از مقبلاں
زر چو جاہل را ہمی آید بکف — میکند اسراف می سازد تلف
نشنود از دوست مُدبر پند را — از جہالت بگسلد پیوند را
عبرتے[2] گیر از زمانہ اے جواں — تا نباشی از شمارِ مُدبراں
ہر کرا از عقل آگاہی بود — نزدِ او ادبار گمراہی بود

در بیان آنکہ چہار چیز را حقیر نباید شمرد

چار چیز آمد بزرگ و معتبر — می نماید خُرد لیکن در نظر
زاں یکے خصم ست و دیگر آتش ست — باز بیماری کزو دل ناخوش ست
چارمی دانش کہ آرایہ ترا — ایں ہمہ تا خُرد ننماید ترا
ہر کہ در چشمش عدو باشد حقیر — از بلائے او کند روزے نفیر[3]
ذرۂ آتش چو شد افروختہ — بینی از وے عالمے را سوختہ
علم اگر اندک بود خوارش مدار — زانکہ دارد علم قدرِ بے شمار
رنجِ اندک را بکن غمخوارگی — ورنہ بینی عجز در بیچارگی
دردِ سر را گر نجوید کس علاج — خوفِ آں باشد کہ برگردد مزاج
باش از قولِ مخالف پُرحذر — بیش ازاں کز پا درآئی اے پسر
آتشِ اندک تواں کشتن بآب[4] — وائے آں ساعت کہ گیرد التہاب

در بیان مذمتِ خشم و غضب

اے پسر ہر کس کہ دارد چار چیز — چار دیگر ہم شود موجود نیز
عاقبت رسوائی آید از لجاج — خشم را انکند پشیمانی علاج
بے گماں از کبر خیزد دشمنی — حاصل آید خواری از کاہل تنی

---

۱ مشورت: مشورہ۔ دیو: یعنی شیطان۔ سبک: جلد۔ کے بود: کب ہو۔ مقبلاں: مقبل کی جمع، نیک بخت۔ زر: یعنی مال و دولت۔ بکف: ہاتھ میں۔ اسراف: فضول خرچی۔ تلف: تباہ۔ از جہالت: نصیحت سے وہ ناراض ہوکر تعلق منقطع کرلیتا ہے۔ پیوند: تعلق۔

۲ عبرتے: یعنی دوسروں کے احوال سے نصیحت حاصل کرو۔ آگاہی: واقفیت۔ ادبار: پشت پھیرنا، قطع تعلق کرنا۔ معتبر: یعنی قابل قدر۔ خرد: حقیر۔ در نظر: یعنی بظاہر۔ خصم: دشمن۔ ناخوش: رنجیدہ۔ چارمی: یعنی چوتھی چیز جو بظاہر چھوٹی ہے مگر اسکو بڑا سمجھنا چاہیئے۔ تا: ہرگز۔ عدو: دشمن۔

۳ نفیر: کوچ یعنی دشمن کو اگر حقیر سمجھے گا تو ایک نہ ایک دن اس کی وجہ سے گھر سے بے گھر ہونا پڑیگا۔ ذرۂ آتش: یعنی ایک چنگاری عالم کو جلا ڈالتی ہے۔ اندک: تھوڑا۔ خوار: ذلیل۔ قدر: مرتبہ۔ رنج: مرض۔ غمخوارگی: یعنی علاج۔ بیچارگی: لاعلاج ہونا۔ درد: یعنی دردِ سر کا علاج نہ کیا جائے تو آدمی پاگل ہوسکتا ہے۔ پُرحذر: محتاط۔ از پا درآئی: تو اوندھا ہو۔

۴ آب: پانی۔ وائے: ہائے۔ ساعت: وقت۔ التہاب: لپٹے مارنا۔ مذمت: برائی۔ خشم: غصہ۔ اے پسر: یعنی آئندہ بیان کی جانیوالی چار چیزیں چار چیزوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ لجاج: جھگڑنا۔ پشیمانی: شرمندگی۔ کبر: تکبر۔ خواری: ذلت۔ کاہل تن: سست بدن۔

Marfat.com

چوں لجوجی[1] درمیاں پیدا شود — بندہ از شومی او رسوا شود
خشمِ خود را چونکہ راند جاہلے — جز پشیمانیش نبود حاصلے
ہر کہ گشت از کبر بالا گردنش — دوستاں گردند آخر دشمنش
کاہلی را ہر کہ سازد پیشۂ — آید از خواری بپائش تیشۂ
خشمِ خود را گر فرو نخورد کسے — عاقبت بیند پشیمانی بسے
ہر کہ او افتادہ و تن پرورست — نیست آدم کمتر از گاؤ و خرست

در بیان[2] بے ثباتی چہار چیز و پرہیز ازاں

چار چیز اے خواجہ کم دارد بقا — گوش دار اے مومنِ نیکو لقا
جورِ سلطاں را بقا کمتر بود — پس عتابِ اصدقا کمتر بود
دیگر آں مہرے کہ بینی از زناں — بے بقا چوں صحبتِ ناجنس داں
با رعیت[3] چوں کند سلطاں ستم — مرد را باشد بقا در ملک کم
گر ترا از دوستاں آید عتاب — کم بقا باشد چو خط بر روئے آب
گرچہ باشد زن زمانے مہرباں — چوں کم آید بہرہ بکشاید زباں
چوں بناجنساں نشیند آدمی — کمترک بیند از ایشاں ہمدمی
زاغ چوں فارغ ز بوئے گل بود — نفرتش از صحبتِ بلبل بود
صحبتِ ناجنس جاں کاہی بود — جملہ را زیں حال آگاہی بود
چوں ترا ناجنس آید در نظر — اے پسر چوں[4] باد از وے درگذر

در بیان آنکہ چہار چیز از چہار چیز کمال می یابد

چار چیز از چار دیگر شد تمام — چوں شنیدی یاد میدار اے غلام
دانش مرد از خرد گیرد کمال — از عمل دینت ہمی یابد جمال
دینت از پرہیز کامل می شود — نعمتت از شکر شامل می شود

[1] لجوجی: چمٹا لوپن۔ شومی: بدبختی۔ خشمِ خود: یعنی جب کوئی جاہل غصہ کرتا ہے۔ کبر: تکبر۔ بالا گردن: یعنی اکڑ کی وجہ سے سر اونچا کرتا ہے۔ پیشہ: یعنی عادت۔ تیشہ: بسولہ۔ فرو خوردن: نگل لینا۔ بسے: بہت۔ افتادہ: یعنی سستی سے پڑا ہوا۔ تن پرور: آرام طلب۔ گاؤ: گائے بیل۔ خر: گدھا۔

[2] بے ثباتی: ناپائیداری۔ خواجہ: صاحب۔ بقا: ٹھیراؤ۔ گوش دار: یاد رکھ۔ نیکو لقا: جو دیکھنے میں بھلا معلوم ہو۔ جور: ظلم۔ سلطان: بادشاہ۔ عتاب: ناراضی۔ اصدقا: صدیق کی جمع دوست۔ مہر: محبت۔ صحبت: ساتھ۔ ناجنس: بے میل۔

[3] رعیت: رعایا۔ ستم: ظلم۔ مرد را: یعنی خاص اس کیلئے۔ عتاب: ناراضی۔ خط: پانی کی لکیر۔ زن: عورت۔ بہرہ: یعنی گھر کے خرچ کا حصہ۔ بکشاید: یعنی لڑیگی۔ کمترک: بہت تھوڑا۔ ہمدمی: ساتھ۔ زاغ: کوا۔ نفرتش: یعنی بلبل کا ساتھ چھوڑ دیگا۔ جاں کاہی: زندگی کا گھٹاؤ۔

[4] چوں باد: یعنی ہوا کی طرح گذر جا۔ تمام: مکمل۔ غلام: لڑکا۔ دانش: سمجھ۔ خرد: عقل۔ از عمل: یعنی دین عمل سے خوبصورت بنتا ہے۔ پرہیز: تقویٰ۔ یعنی بُری باتوں سے بچاؤ۔ نعمتت: یعنی اللہ کا شکر کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

60296

Marfat.com

ہست دانش را کمالات از خرد	بے عمل را اہل دیں کس نشمرد
شکر نعمت را کمالے می دہد	غافلاں را گوشمالے[1] می دہد
شکر ناکردن زوالِ نعمت است	بہرہ شاکر کمالِ نعمت است
علم را بے عقل نتواں کار بست	پیش بے عقلاں نمی باید نشست
بے خرد دانش وبال ست اے پسر	علم مرغ[2] و عقل بال است اے پسر
ہر کہ علمے دارد و نبود بر آں	از طریقِ عقل باشد بر کراں

در بیان آنکہ باز گردانیدن آں محالست

چار چیز ست آنکہ بعد از گفتنش	از محالات ست باز آوردنش
چوں حدیثِ رفت ناگہ بر زباں	یا کہ تیرے جست بیروں از کماں
باز چوں آرد حدیثِ گفتہ را	کس[3] نہ گرداند قضائے رفتہ را
باز کے گردد چو تیر انداختی	ہمچنیں عمرے کہ ضائع ساختی
ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود	پس ندامتہائے بسیارش بود
تا نہ گفتی می توانی گفتنش	چوں بہ گفتی کے تواں بنہفتنش

در بیان غنیمت دانستن عمر

عمر را می داں غنیمت ہر نفس	چوں رود دیگر نیاید باز پس
ہیچ کس از خود قضا را رد نکرد	ہر کہ راضی از قضا شد بد نہ کرد
ہر کہ می خواہد کہ باشد در اماں	مُہر می باید نہادن بر زباں
می سزد[4] گر عمر را داری عزیز	چوں رود پیشش نخواہی دید نیز

در بیان خاموشی و سخاوت

حاصل آید چار چیز از چار چیز	یاد گیر ایں نکتہ از من اے عزیز
خامشی[5] را ہر کہ سازد پیشہ	گردد ایمن نبودش اندیشہ

۱ گوشمال: کان اینٹھنا۔ یعنی سزا۔ شکر ناکردن: یعنی اللہ کی نعمت کی ناشکری اسکے زوال کا سبب ہے۔ بہرہ: نصیبہ۔ علم: یعنی بے عقل علم سے کام نہیں لے سکتا ہے۔ پیش: یعنی بے عقل سے علم حاصل نہ کرنا چاہیے مشہور ہے کہ ایک من علم کے لیے دس من عقل درکار ہے۔ بے خرد: یعنی بیوقوف کا علم تباہ کن ہے۔

۲ علم مرغ: یعنی علم میں پرواز عقل سے حاصل ہوتی ہے۔ نبود بر آں: یعنی عمل نہ ہو۔ کراں: کنارہ۔ باز گردانیدن: واپس لوٹانا۔ حدیث: بات۔ ناگہ: اچانک۔ از کماں: جب تیر کماں سے نکل جائے۔ حدیث گفتہ: کہی ہوئی بات۔

۳ کس نہ گرداند: خدا کے فیصلہ کو کوئی نہیں لوٹا سکتا۔ ہمچنیں: جو عمر ضائع ہو گئی وہ بھی واپس نہیں آ سکتی ہے۔ بے اندیشہ: بے سوچے سمجھے۔ ندامت: شرمندگی۔ تا نہ گفتی: یعنی نہ کہی ہوئی بات تو کہی جا سکتی ہے۔ بنہفتن: چھپانا۔ عمر: زندگی۔ نفس: سانس۔ دیگر: پھر۔ باز پس: واپس۔ قضا: یعنی خدائی فیصلہ۔ رد: لوٹانا۔ بد نہ کرد: اچھا کیا۔ اماں: حفاظت۔ مہر: یعنی زبان پر خاموشی کی مہر لگا لے۔

۴ می سزد: مناسب ہے۔ عزیز: پیارا۔ نیز: پھر۔ حاصل آید: چار چیزیں چار چیزوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ پیشہ: عادت۔ ایمن: محفوظ۔ اندیشہ: فکر۔

Marfat.com

گر سلامت بایدت خاموش باش ۔۔۔ گشت ایمن ہر کہ نیکی کرد فاش[1]
از سخاوت مرد یابد سروری ۔۔۔ شکرِ نعمت را دہد افزون تری
ہر کہ او شد ساکت و خاموش کرد ۔۔۔ از سلامت کسوتے بر دوش کرد
گر ہمی خواہی کہ باشی در اماں ۔۔۔ رو نکوئی کن تو با خلقِ جہاں
ہر کرا عادت شود جود و کرم ۔۔۔ درمیانِ خلق گردد محترم
ہر کہ[2] کارے نیک یا بد می کند ۔۔۔ آں ہمہ می داں کہ با خود می کند
اے برادر بندۂ معبود باش ۔۔۔ تا توانی با سخاؤ جود باش
باش از بخلِ بخیلاں پُر حذر ۔۔۔ تا نہ سوزد مر ترا نارِ سقر

در بیانِ چیزے کہ خواری آرد

چار چیزست بر دہد[3] از چار چیز ۔۔۔ نشنود ایں نکتہ جز اہلِ تمیز
ہر کہ زو صادر شود ایں چار کار ۔۔۔ بیند او چارِ دگر بے اختیار
چوں سوال آورد گردد خوار مرد ۔۔۔ ماند تنہا ہر کہ استخفاف کرد
ہر کہ در پایاں کارے ننگرد ۔۔۔ عاقبت روزے پشیمانی خورد
ہر کہ نکند احتیاطِ کارہا ۔۔۔ بر دلش آخر نشیند بارہا
ہر کہ گشت از خوئے بد ناسازگار ۔۔۔ دوستاں بیشک کنند از وے فرار

در بیانِ آنچہ آدمی را شکست آرد

آدمی را چار چیز آرد شکست[4] ۔۔۔ با تو گویم گوش دار اے حق پرست
دشمنِ بسیار و وامِ بے شمار ۔۔۔ جرمِ بے حد و عیالِ پُر قطار
وائے مسکینے کہ غرقِ وام شد ۔۔۔ ہر دمش از غصہ خوں آشام شد
ہر کرا بسیار باشد دشمنش ۔۔۔ خیرہ گردد ہر دو چشمِ روشنش
ہر کرا اطفال بسیارش بود ۔۔۔ در زمانہ زاریِ کارش بود

۱ فاش: ظاہر۔ سخاوت: بخشش۔ سروری: سرداری۔ شکر: شکر ادا کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ رو: یعنی اس طرح چلا چل۔ نکوئی: بھلائی۔ خلق: مخلوق۔ جود: عطا۔ کرم: بخشش۔ محترم: باعزت۔

۲ ہر کہ: یعنی انسان نیک اور بد اپنے ہی لئے کرتا ہے۔ معبود: خدا۔ تا توانی: جب تک ہو سکے۔ پُر حذر: پُر خوف۔ نار: آگ۔ سقر: دوزخ۔ خواری: ذلت۔

۳ بر دہد: پھل دے۔ اہلِ تمیز: جو اچھے برے میں فرق کریں۔ صادر شود: ہو وے۔ سوال آوردن: مانگنا۔ خوار: ذلیل۔ استخفاف: توہین۔ پایاں: انجام۔ عاقبت: انجام کار۔ احتیاط: بچاؤ۔ بار: بوجھ۔ ناسازگار: ناموافق۔ فرار: بھاگنا

۴ شکست: ہار۔ گوش دار: سن لے۔ وام: قرض۔ جرم: خطا۔ عیال: بال بچے۔ پُر قطار: یعنی بہت۔ غرقِ وام: قرض میں ڈوبا ہوا۔ آشام: پینے والا۔ خیرہ: بے نور۔ زار: ذلیل۔

Marfat.com

در بیان صفت زنان[1] و صبیان

چار چیز است از خطاہا اے پسر — گوش دارش با تو گویم سربسر
اول از زن داشتن چشم وفا — سادہ دل را بس خطا باشد خطا
ایمنی ز ابلہ خطائے دیگر ست — صحبت صبیان ازینہا بدتر ست
چارمی از مکر دشمن ایمنی — کے کند دشمن بغیر از دشمنی

در بیان عطائے حق

چار چیز است از عطاہائے کریم — با تو گویم یاد گیرش اے سلیم
فرض حق اول بجا آوردن[2] ست — والدین از خویش راضی کردن ست
حکم دیگر چیست با شیطاں جہاد — چارمی نیکی بہ خلق نامراد

در بیان آنکہ عمر زیادہ کند

می فزاید عمر مرد از چار چیز — ایں نصیحت بشنو اے جان عزیز
اول آوردن بگوش آواز خوش — وانگہے دیدن جمال ماہ وش
سوم آمد ایمنی بر مال و جاں — می فزاید عمر مردم را ازاں
آنکہ کارش بر مراد دل بود — در بقا افزونیش حاصل بود

در بیان آنکہ عمر را بکاہد

عمر[3] مردم را بکاہد پنج چیز — یاد دارش چوں شنیدی اے عزیز
شد یکے زاں پنج در پیری نیاز — پس غریبی وانگہے رنج دراز
ہر کہ او بر مردہ اندازد نظر — عمر او بیشک بکاہد اے پسر
پنجم آمد ترس[4] و بیم از دشمناں — عمر را اینہا ہمی دارد زیاں
ہر کہ او را دشمناں ترساں بود — کار او ہر لحظہ دیگرساں بود
از خدا ترس و مترس از دشمناں — کز ہمہ دارد خدایت در اماں

۱ زنان: زن کی جمع- عورت- صبیان: صبی کی جمع- بچہ- سربسر: پوری- چشم وفا: وفاداری کی امید- سادہ دل: بیوقوف- ایمنی: اطمینان- ابلہ: بیوقوف- صحبت: ساتھ- مکر: چالاکی- کے کند: کب کرے- کریم: سخی یعنی اللہ- سلیم: سالم-

۲ بجا آوردن: کرنا- والدین: یعنی اپنے ماں باپ- خلق نامراد: محتاج انسان- می فزاید: بڑھے- بڑھتا- بشنو: سن- آواز خوش: اچھی آواز- جمال: خوبصورتی- ماہ وش: چاند جیسے- ایمنی: اطمینان- بر مراد دل: تمنا کے مطابق- بقا: یعنی عمر کو بڑھائے-

۳ عمر: یعنی پانچ چیزیں عمر کو گھٹاتی ہیں- نیاز: یعنی دنیاوی خواہش- غریبی: مسافرت- ہر کہ: یعنی جو ہر وقت مردوں کو دیکھے-

۴ ترس: خوف- بیم: مایوسی- زیاں: بربادی- دشمناں ترساں: خوف کے قابل دشمن- لحظہ: لمحہ- دیگرساں: دوسری طرح- ترس: ڈر- مترس: نہ ڈر- خدایت: یعنی تجھے خدا- اماں: حفاظت-

Marfat.com

در بیان باعث زوال سلطنت

چار چیز آمد فسادِ پادشاہ ‌ ‌ با تو می گویم دلے دارش نگاہ
اوّل اندر مملکت جورِ امیر ‌ ‌ دیگر آں غفلت کہ باشد در وزیر
رنجِ شہ باشد خیانت در دبیر ‌ ‌ بد بود گر قوّتے یابد اسیر
چوں کند در ملکِ شہ میرے ستم ‌ ‌ پادشہ را زیں سبب باشد الم
چوں بود غافل وزیرِ بے خبر ‌ ‌ ملکِ شہ از وے بود زیر و زبر
گر خلل در کاتبِ دیواں بود ‌ ‌ عاقبت رنجِ دلِ سلطاں بود
گر اسیراں را شود قوّت پدید ‌ ‌ در ولایت فتنہا گردد جدید
چوں صلاحیّت در وجودِ شہ بود ‌ ‌ دستِ میراں از ستم کوتہ بود
گر نباشد واقف و دانا وزیر ‌ ‌ پادشہ را زو بود رنجِ کثیر
گر ندارد شہ سیاست را بکار ‌ ‌ ملک ویراں گردد از ہر نابکار

در بیان آنکہ آبرو نریزد

دور باش از پنج خصلت اے پسر ‌ ‌ تا نہ ریزد آبرویت در نظر
اوّلاً کم گوئی با مردم دروغ ‌ ‌ زانکہ گردی از دروغت بے فروغ
ہر کہ استیزہ کند با مہتراں ‌ ‌ آبروئے خود بریزد بے گماں
پیشِ مردم ہر کہ را نبود ادب ‌ ‌ گر بریزد آبرو نہ بود عجب
از سبکساراں مباش اے نیکخوی ‌ ‌ کز سبکساری بریزد آبروی
اے پسر با مہتراں کمتر ستیز ‌ ‌ وز حماقت آبروئے خود مریز
گر بعالم آبرو می بایدت ‌ ‌ دائماً خُلقِ نکو می بایدت
ہر کہ آہنگِ سبکساری کند ‌ ‌ ز آبروئے خویش بیزاری کند
جُز حدیثِ راست با مردم مگوی ‌ ‌ تا نگردد آبرویت آبجوی

---

۱ فساد: خرابی۔ نگاہ دار: یاد رکھ۔ مملکت: بادشاہت۔ جور: ظلم۔ امیر: حاکم۔ غفلت: یعنی سلطنت کے کاموں سے۔ دبیر: میر منشی۔ یعنی میر منشی کی خیانت بادشاہ کو رنج پہنچاتی ہے۔ اسیر: قیدی۔ میر: امیر۔ سردار۔ ستم: ظلم۔ الم: رنج۔ زیر و زبر: تہ و بالا۔ خلل: نقصان۔ کاتب: منشی۔ دیوان: دفتر۔ اسیران: اسیر کی جمع قیدی۔ ولایت: سلطنت۔ جدید: نیا۔

۲ صلاحیت: نیکی۔ میران: سرداران۔ کثیر: گھنا۔ سیاست: تدبیر۔ نابکار: نااہل۔ آبرو: عزت۔ خصلت: عادت۔ نریزد: نہ جائے کم ہو: یعنی نہ گھٹے۔ بے فروغ: بے رونق۔ استیزہ: جنگ۔ مہتر: بڑا آدمی۔ پیش مردم: یعنی جو آدمیوں کے سامنے ادب سے نہ رہے گا اپنی آبرو ریزی کرے گا۔ عجب: تعجب۔ سبک سار: اوچھا آدمی۔ کمتر ستیز: نہ لڑ۔ حماقت: بے وقوفی۔

۳ عالم: جہان۔ دائماً: ہمیشہ۔ خلق: اخلاق۔ آہنگ: قصد۔ بیزاری: مخالفت۔ حدیث راست: سچی بات۔ آب جو: نہر کا پانی۔ جو بے قدری میں مشہور ہے۔

Marfat.com

از خلاف[1] و از خیانت باش دور	تا بود پیوستہ در روئے تو نور
گر ہمی خواہی کہ گویندت نکو	اے برادر ہیچ کس را بد مگو
تا نباشی در جہاں اندوہگیں	از حسد در روزگار کس مبیں

در بیان آنکہ آبرو بیفزاید

می فزاید آبرو از پنج چیز	با تو گویم بشنو اے اہلِ تمیز
دُرِ سخاوت کوش گر داری غنا	تا فزاید آبرویت از سخا
بُردباری[2] و وفاداری گزیں	زانکہ آبِ روئے افزاید ازیں
ہر کہ او بر خلق بخشاید ہمی	بیشک آبِ روئے افزاید ہمی
چوں بکارِ خویش حاضر بودۂ	آبروئے خویش را افزودۂ
از سخاوت آبرو افزوں شود	وز بخیلی بے خرد ملعوں شود
ہر کرا بر خلق بخشائش بود	آبروئے او در افزائش[3] بود
باش دائم بردبار و باوفا	تا بروئے خویش بینی صد ضیا
تا بماند رازت از دشمن نہاں	سرِّ خود با دوستاں کمتر رساں
تا نگردی پیشِ مردم شرمسار	آنچہ خود ننہادہ باشی بر مدار
اے برادر پردۂ مردم مدر	تا ندرد پردہ ات شخصے دگر
با ہوائے دل مکن زنہار کار	تا نیارد پس پشیمانیت بار[4]
تا زبانت باشد اے خواجہ دراز	دست کوتہ دار ہر جانب متاز
قدر مردم را شناس اے محترم	تا شناسد دیگرے قدرے تو ہم
ہر کرا قدرے نباشد در جہاں	زندہ مشمارش کہ ہست از مردگاں
از قناعت ہر کرا نبود نشاں	کے توانگر سازدش مالِ جہاں
بر عدوئے خویش چوں یابی ظفر	عفو پیش آر از جُرمش در گذر

۱ خلاف: اختلاف۔ خیانت: بددیانتی۔ نور: یعنی وہ رونق جو نیکی سے چہرے پر پیدا ہوتی ہے۔ گرہمی: اگر تو یہ چاہتا ہے کہ لوگ تجھے نیک کہیں تو کسی کے ساتھ بُرا نہ کر۔ اندوہگیں: غمگین۔ روزگار: زمانہ۔ بیفزاید: بڑھے۔ بڑھائے۔ اہلِ تمیز: اچھے برے کو سمجھنے والا۔ سخا: بخشش۔ غنا: مالداری

۲ بردباری: برداشت۔ آبرو: عزت۔ چوں: جب انسان اپنا فرض پورا کرتا ہے۔ بے خرد: بے عقل ملعون: پھٹکارا ہوا۔ بخشائش: بخشش

۳ افزائش: بڑھوتری۔ دائم: ہمیشہ۔ ضیا: روشنی۔ سر: راز۔ یعنی دوست سے بھی اپنا راز ظاہر نہ کر۔ شرمسار: شرمندہ۔ آنچہ: یعنی دوسرے کا رکھا ہوا تو نہ اٹھا۔ مدر: یعنی دوسرے کی پردہ دری نہ کر۔ ہوا: خواہش۔ پس: پیچھے۔

۴ بار: پھل۔ محترم: باعزت۔ ہم: یعنی بھی۔ زندہ مشمارش: یعنی بے قدر انسان دراصل مردہ ہے۔ قناعت: صبر۔ توانگر: مالدار۔ عدو: دشمن۔ ظفر: فتح۔ عفو: معاف کرنا۔ جُرم: خطا۔

Marfat.com

دائماً می باش از حق ترسگار[1]	نیز باش از رحمتش اُمیدوار
با تواضع باش و خوکن با ادب	صحبتِ پرہیزگاراں می طلب
بُردباری جوی و بے آزار باش	تا کہ گردد در ہُنر نام تو فاش
صبر و علم و حلم تریاقِ دل اند	حرص و بغض و کینہ زہرِ قاتل اند
ہمچو تریاق اند دانایانِ دہر	قاتل اند اے خواجہ ناداناں چو زہر
مردم از تریاق می یابد نجات[2]	خورد کس از زہر کے یابد حیات
فخرِ جملہ عملہا ناں دادن ست	در بروئے دوستاں بکشادن ست
گرچہ دانا باشی و اہلِ ہُنر	خویش را کمتر ز ہر ناداں شمر

در بیانِ علامتِ ناداں

شد[3] دو خصلت مردِ ناداں را نشاں	صحبتِ صبیاں و رغبت با زناں

در بیانِ صفتِ زندگانی

ناخوشی در زندگانی اے ولید	مرد را از خوئے بد گردد پدید
آنکہ نبود مرد را فعلِ نکو	مردہ میدانش کہ نبود زندہ او
ہر کہ گوید عیب تو اندر حضور	می نماید راہت از ظلمت بنور
مرترا ہر کس کہ باشد رہنمائی	شکرِ او می باید آوردن بجائی
مرخردمندانِ عالم را شناس	خُلقِ نیکو شرم نیکوتر لباس
حالِ خود را از دو کس پنہاں مدار	از طبیبِ حاذق و از یارِ غار
تا توانی با زناں صحبت مجوی	رازِ خود را نیز با ایشاں مگوی
آنچہ اندر شرع باشد ناپسند	گردِ او ہرگز مگرد اے ہوشمند
ہرچہ اکر دستِ حق برتو حرام	دور دار از خود کہ باشی نیک نام
چونکہ روزی بر تو بکشاید خدای	دل کشادہ دار و تنگی کم نمای

1 ترسگار: ڈرنے والا۔ خوکن: عادت ڈال۔ پرہیزگاراں: پاکباز لوگ۔ جوی: تلاش کر۔ بے آزار: نہ ستانے والا۔ فاش: مشہور۔ تریاق: زہر مہرہ۔ زہرِ قاتل: ہلاک کرنے والا زہر۔ دانایان: سمجھدار لوگ۔ دہر: زمانہ۔ خواجہ: سردار۔ 2 نجات: بچاؤ۔ خورد کس آر: یعنی اگر کسے زہر خورد لکھا ہو میم اور دال کو ساکن پڑھا جائے گا۔ یعنی سب سے بہتر عمل سخاوت اور مہمان نوازی ہے۔ در: دروازہ۔ گرچہ: یعنی تمام خوبیوں کے باوجود اپنے کو کمتر ہی سمجھنا چاہیے۔
3 شد دو خصلت: نادانی کی دو علامتیں ہیں بچوں سے یاری اور عورتوں سے رغبت۔ ناخوشی: تکلیف۔ ولید: لڑکا۔ خوئے بد: بری عادت۔ فعلِ نکو: نیک کام۔ ۔۔۔ راہت: راہ تو۔ ظلمت: تاریکی یعنی ۔۔۔
4 ۔۔۔ یعنی ۔۔۔ رہنمائی کی ہے۔ مرخردمنداں: ۔۔۔ خلق اور شرم دنیا کا لباس ہے۔ نیکوتر: بہت زیادہ نیک۔ پنہاں مدار: نہ چھپا۔ حاذق: ۔۔۔ یارِ غار: مخلص دوست۔ تا توانی: جتنا بھی تجھ سے ہو ۔۔۔ یعنی عورتوں سے ۔۔۔ شرع: شریعت۔ ۔۔۔ یعنی ۔۔۔ تنگی: بخل۔

Marfat.com

تازہ رُوی و خوش سخن باش اے اخی [1] — تا بود نامِ تو در عالم سخی
بر مخور اندوہِ مرگ اے بوالہوس — چونکہ وقت آید نہ گردد پیش و پس
دِل ز غِلّ و غش ہمیشہ پاک دار — تا توانی کینہ در سینہ مدار
تکیہ کم کن خواجہ بر کردارِ خویش — دل بنہ بر رحمتِ جبّارِ خویش
بہتریں چیزے بود خُلقِ نکوست — خلق خُلقِ نیک را دارند دوست
رو فروتر باش دائم اے خلف — کیں بود آرائشِ اہلِ سلف
آنکہ باشند در کفِ شہوت اسیر [2] — گرچہ آزاد ست اُو را بندہ گیر
گر تو بینی ناکسے را دستگاہ — حاجتِ خود را ازو ہرگز مخواہ
بر درِ ناکس قدم ہرگز مبر — ور بہ بینی ہم مپرس از وے خبر
ناتوانی کارِ ابلہ را مساز — کار فرمائش ولے کمتر نواز

در بیانِ احتراز از دشمناں

از دو کس پرہیز کن اے ہوشیار — تا نہ بینی نکبتے از روزگار
اوّل از دشمن کہ او استیزہ روست — وانگہے از صحبتِ ناداں دوست
خویش را از نزدِ دشمن دُور دار — یارِ ناداں را نہ خود مہجور دار
اے پسر کم گوئی با مردم درشت [3] — ور بگوئی از تو گردانند پشت
بہتریں خصلت اگر دانی کراست — آنکہ داد انصاف و انصافش نخواست
چوں حدیثِ خوب گوئی با فقیر — بہ بود زانش کہ پوشانی حریر [4]
خشم خوردن پیشۂ ہر سرورست — تلخ باشد وز شکر شیریں ترست
ہر کہ با مردم نہ سازد در جہاں — زندگانی تلخ دارد بے گماں
آنکہ شوخ ست و ندارد شرم نیز — وانکہ اُو ناپاک زاد ست اے عزیز
از ملامت تا نمانی در اماں — باش دائم ہمنشینِ زیرکاں

---

1 تازہ رو: ہنس مکھ۔ اخی: میرے بھائی۔ بر مخور: موت سے نہ ڈر کیونکہ وہ معین وقت سے آگے پیچھے نہیں آسکتی ہے۔ غِلّ: کینہ۔ غش: کھوٹ۔ تکیہ کم کن: بھروسہ نہ کر۔ کردار: عمل۔ دل بنہ: بھروسہ کر۔ خُلق: اخلاق۔ خَلق: مخلوق۔ فروتر: کمتر۔ دائم: ہمیشہ۔ خلف: بعد میں آنے والا۔ سلف: پہلے گزرنے والا یعنی بزرگانِ دین۔ کف: ہاتھ۔

2 اسیر: قیدی۔ بندہ: یعنی اس کو غلام سمجھ۔ ناکس: کمینہ۔ دستگاہ: طاقت۔ حاجت: ضرورت۔ در: دروازہ۔ ور بہ بینی: یعنی ملاقات کے وقت اس سے بات چیت نہ کر۔ ناتوانی: یعنی کسی بیوقوف کے کام میں نہ پڑ اگر بیوقوف سے مجبوری میں کام لینا پڑے تو اس کو زیادہ نہ نواز۔ مہجور: چھوڑا ہوا۔

3 درشت: سخت۔ گردانند پشت: یعنی تجھ سے قطع تعلق کرلیں گے۔ بہترین: یعنی اگر تو یہ جاننا چاہتا ہے کہ کس کو بہترین خصلت حاصل ہے تو سمجھ لے وہ شخص جو انصاف کرے اور پھر بھی اپنی تعریف کا متمنی نہ ہو۔ چوں: یعنی میٹھی بات سننے سے بھی بہتر ہے۔

4 حریر: ریشمی کپڑا۔ خشم خوردن: غصہ پی جانا۔ سرور: سردار۔ تلخ: یعنی غصہ پینا اگرچہ کڑوا ہے لیکن انجام کار شکر سے بھی زیادہ شیریں ہے۔ نہ سازد: نباہ نہ رکھے۔ شوخ: بے حیا۔ ناپاک زاد: خراب نسل۔ از ملامت: یعنی اگر ملامت سے بچنا چاہتے ہو تو عقلمندوں کی صحبت اختیار کرو۔

Marfat.com

در بیان آنکہ خواری[1] آورد

ہشت خصلت آورد خواری بروی	با تو گویم گر ہمی گوئی بگوی
اوّل آں باشد کہ مانندِ مگس	مرد ناخواندہ شود مہمانِ کس
ہر کہ او مہمان کس ناخواندہ شد	نزدِ مردم خوار و زار و راندہ شد
دیگر آں باشد کہ نادانے رود	کدخدائے خانۂ مردم شود
کار کردن بر حدیثِ آں دو مرد	کز سرِ جہل اند دائم در نبرد
ہر کہ بنشیند زبر دستِ صدور	گر رسد خواری بروئیش نیست دور
نیست جمعے[2] را چو بر قولِ تو گوش	صد سخن گر باشدش یکسر بپوش
حاجتِ خود را مگو با دشمناں	زیں بتر خواری نباشد در جہاں
از فرومایہ مراد خود مجوی	تا نیاید مرترا خواری بروی
با زن و کودک مکن بازی بلا	تا نہ گردی خوار و زار و مبتلا

در بیان زندگانی خوش

در جہاں شش چیز می آید بکار	اوّلاً یار و طعامِ خوشگوار
خوش بود یارِ موافق در جہاں	باز مخدومے[3] کہ باشد مہرباں
ہر سخن کاں راست گوئی و درست	بہ ز دنیا زانکہ دروے نفع تست
آنچہ ارزانست عالم در بہاش	عقلِ کامل داں تو و دل شاد باش
دشمنِ حق را نباید داشت دوست	بازگشتِ[4] جملہ چوں آخر بدوست
عیبِ کس با او نمی باید نمود	زانکہ نبود ہیچ لحمے بے غدود
از خدا خواہ آنچہ خواہی اے پسر	نیست در دستِ خلائق خیر و شر
بندگاں را نیست ناصر جز اللہ	یاری از حق خواہ و از غیرش مخواہ
آنکہ از قہرِ خدا ترسد بسے	بیگماں ترسند از وے ہر کسے

۱ خواری: ذلت۔ با تو گویم: تجھے بتائے دیتا ہوں اگر تو بیان کرنا چاہے تو بیان کردے۔ مگس: مکھی۔ ناخواندہ: بلا بلائے۔ خوار: ذلیل۔ راندہ: پھٹکارا ہوا۔ کدخدا: مالک یعنی یہ بھی بیوقوفی کی بات ہے کہ دوسرے کے گھروں پر جا کر حکم چلائے۔ کار کردن: یعنی ایسے دو آدمی جو جہالت کی وجہ سے لڑ رہے ہوں ان کی کسی بات میں پڑنا بھی نادانی ہے۔ ہرکہ: یعنی دوسروں کی مسند پر چڑھ کر بیٹھنا بھی رسوائی کا سبب ہوتا ہے۔

۲ جمعے: مجمع۔ قول: بات۔ گوش: دھیان۔ یکسر: بالکل۔ بپوش: چھپا لے۔ بتر: بدتر۔ خواری: ذلت۔ فرومایہ: کمینہ۔ مراد: حاجت۔ کودک: بچہ۔ بلا: آگاہ۔ مبتلا: مصیبت زدہ۔ طعام: کھانا۔

۳ مخدوم: خدمت کے لائق۔ سخن: بات۔ راست: سچی۔ ارزاں: سستا۔ بہا: قیمت۔ عقل کامل: یعنی عقلِ کامل اس قدر قیمتی چیز ہے کہ دنیا اس کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ زو: از او۔ دشمن حق: یعنی جو اللہ کا حکم نہ مانے۔

۴ بازگشت: یعنی سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ بدوست: بہ اوست۔ عیب کس: یعنی کسی کی عیب جوئی مناسب نہیں ہے۔ ہر انسان میں کچھ نہ کچھ عیب ہوتا ہی ہے۔ ہیچ لحمے: یعنی گوشت چھیچھڑے سے خالی نہیں ہوتا۔ خواہ: مانگ۔ خیر: بھلائی۔ شر: برائی۔ ناصر: مددگار۔ یاری: مدد۔ آنکہ: جو خدا سے ڈرتا ہے اس کا سب لحاظ کرتے ہیں۔

Marfat.com

از بدی گفتن زباں را ہر کہ بست	کرد شیطانِ لعین[۱] را زیرِ دست

در بیان آنکہ اعتماد را نشاید

کس نیابد پنج چیز از پنج کس	یاد گیر از ناصح اے صاحب نفس
نیست اوّل دوستی اندر ملوک	ایں سخن باور کند اہلِ سلوک
سفلہ را با مروّت نسگری	ہیچ بدخُوئے نیابد مہتری[۲]
ہر کہ بر مالِ کساں دارد حسد	بوئے رحمت بر دماغش کے رسد
آنکہ کذّاب ست و می گوید دروغ	نیست اُورا در وفاداری فروغ

در بیانِ نصیحت و خیر اندیشی

ہر کہ را سہ کار عادت باشدش	در جہاں بخت و سعادت باشدش
اوّلاً گر بیند او عیبِ کساں	در ملامت ہیچ نکشاید زباں
ہر کرا بینی براہِ ناصواب	سر براہش آر تا یابی ثواب
زحمتِ خود راز مردم دُور دار	بارِ خود بر کس میفگن زینہار

در بیانِ تسلیم

گر ہمی خواہی کہ باشی رستگار	رُخ مگرداں[۳] اے برادر از سہ کار
اوّلاً سر دیدن بود حکمِ قضا	بعد ازاں جستن بجان و دل رضا
چیست سوّیم دُور بودن از جفا	ہر کہ ایں دارد بود اہلِ صفا
ہر کہ دارد دانش و عقل و تمیز	جُز براہِ حق نہ بخشد ہیچ چیز
صدقہ کالودہ گردد با ریا	کے بود آں خیر مقبولِ خدا
گر عمل خالص نباشد ہمچو زر	قلب[۴] را ناقد نیارد در نظر
تا توانگر باشی اندر روزگار	نفس را از آرزوہا دُور دار

---

۱ لعین: پھٹکارا ہوا۔ زیر دست: مغلوب۔ اعتماد: بھروسہ۔ کس نیابد: یعنی پانچ باتیں پانچ شخصوں سے کسی کو حاصل نہیں ہوتی ہیں۔ ناصح: نصیحت کرنے والا۔ نفس: سانس۔ ملوک: ملک کی جمع، بادشاہ۔ اہلِ سلوک: یعنی وہ لوگ جو طریقت کے راستے پر چلتے ہیں۔ سفلہ: کمینہ۔ مروّت: انسانیت۔ بدخو: بدعادت۔ ۲ مہتری: سرداری۔ حسد: دوسرے کی اچھی بات سے جلنا۔ کذّاب: بہت جھوٹا۔ فروغ: بڑھاؤ۔ خیر اندیشی: بھلائی کی بات سوچنا۔ بخت: نصیبہ۔ اوّلاً: یعنی دوسروں کی عیب جوئی نہ کرے۔ ناصواب: غلط۔ سر: یعنی اس کو بدلے راستہ پر ڈال دے۔ ثواب: نیک بدلا۔ زحمت: تکلیف۔ بار: بوجھ۔ زینہار: ہرگز۔ رستگار: چھٹکارا پانے والا۔ ۳ رخ مگرداں: منہ نہ موڑ۔ قضا: یعنی خدا کی فیصلہ۔ رضا: یعنی خدا کی خوشنودی۔ جفا: ظلم۔ اہلِ صفا: پاکباز۔ جز: یعنی وہ صرف خدا کے راستہ میں صرف کرتا ہے۔ صدقہ: خیرات۔ ریا: لوگ دکھاوا۔ آں خیر: یعنی وہ خیرات۔ ناقد: پرکھنے والا۔ یعنی خدا۔ تا توانگر: یعنی جو آرزوؤں میں پھنسا ہوا ہے وہ تو مفلس ہے ۴ قلب: غیر خالص، کھوٹا سکہ۔

Marfat.com

۱ کرامت: بخشش۔ صدق: سچائی۔ حفظِ امانت: امانت داری۔ فہم کن: سمجھ لے۔ فضلِ الٰہ: خدا کی مہربانی۔ در نظر: یعنی اور اس کو دھیان میں رکھ۔ از دشمناں: قرآن میں ہے کہ اگر سود کا لین دین نہیں چھوڑتے ہو تو خدا سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ مومن: ایماندار۔ راز: پوشیدہ بات۔ فاش: ظاہر۔ عشر: دسواں۔ کھیتی باڑی کا دسواں حصہ خیرات کرنا ضروری ہے۔

در بیانِ کراماتِ حق

چار[1] چیز است از کرامتہائے حق / یاد دارش چوں ز من گیری سبق
اوّلاً صدق و زبانت در سخن / وانگہے حفظِ امانت فہم کن
پس سخاوت ہست از فضلِ الٰہ / فضلِ حق داں در نظر داری نگاہ
تا توانی دور باش از سود خوار / زانکہ ہست از دشمنانِ کردگار
ہر کرا حق دادہ باشد ایں چہار / باشد آنکس مومن و پرہیزگار
پیشِ مردم آنکہ رازت کرد فاش / ہمدمِ آں ابلہ ہاطل مباش
ہر کہ باشد مانعِ عشر و زکوٰۃ / وانکہ[2] غافل وار بگذارد صلوٰۃ
پُر حذر باش از چناں کس زینہار / تا نہ سوزد مر ترا آسیبِ نار

۲ وانکہ: جو کہ نماز میں غفلت برتے۔ پُر حذر: پُر خوف۔ زینہار: یقیناً۔ آسیب: تکلیف۔ نار: آگ یعنی جہنم۔ فرو خوردن: نگل لینا۔ لذتِ عمر: زندگانی کا مزہ۔ دہر: زمانہ۔ خشم: غصہ۔ قہر: غضب۔ چوں: یعنی اگر لوگ تیرے اخلاق و عادات کے مطابق نہیں ہیں تو تو ہی ان کے اخلاق کے مطابق بن جا۔

در بیانِ فرو خوردنِ خشم

لذتِ عمرت اگر باید بدہر / باش دائم پُر حذر از خشم و قہر
چوں نگردد خلق با خوئے تو راست / گر بخوئے مرداں سازی رواست
اے برادر تکیہ[3] بر دولت مکن / باد دار از ناصحِ خود ایں سخن
سود نکند گر گریزی از قضا / ہر چہ می آید بداں میدہ رضا
زاں چہ حاصل نیست دل خرسند[4] دار / گوشِ دل را جانبِ ایں پند دار
ہر کہ او با دوستاں یک دل بود / جملہ مقصودِ دلش حاصل بود

۳ تکیہ: بھروسہ۔ دولت: حکومت، مالداری۔ ناصح: نصیحت کرنے والا۔ سود: یعنی خدا کے فیصلہ سے بھاگنا مفید نہیں ہے اس پر راضی ہو جا۔ زانچہ: نہ ملنے والی چیز پر غم نہ کر۔

در بیانِ جہانِ فانی

در جہاں دانی کہ باشد معتبر / آں کہ او را باک نبود از خطر
کم کند باکس وفا ایں روزگار / جور دارد نیستش با مہر کار
آنکہ با تو روزِ غم بود دست یار / روزِ شادی ہم بپرسش زینہار
روزِ نعمت گر تو پردازی بہ کس / روزِ محنت باشدت فریاد رس

۴ خرسند: راضی۔ گوشِ دل: دل کا کان۔ یک دل: متفق۔ جملہ: سب۔ مقصودِ دل: دل کی آرزو۔ فانی: فنا ہونے والا۔ معتبر: اعتبار والا یعنی باعزت۔ باک: خوف۔ خطر: خطرہ۔ کم کند: یعنی دنیا کسی کی نہیں ہے۔ جور: ظلم۔ مہر: محبت۔ آنکہ: یعنی جو تیرے غم میں شریک ہے خوشی کے وقت اس کو یاد رکھ۔ روزِ نعمت: یعنی خوشی کے وقت تو جسے نوازے گا مصیبت کے وقت وہ کام آئے گا۔ فریاد رس: مددگار۔

Marfat.com

چوں بیابی دولتے از مستعان[1]	اندراں دولت بپرس از دوستاں
مر ترا ہر کس کہ یارِ غم بود	چوں رسد شادی ہماں ہمدم بود

در بیان معرفت اللہ تعالیٰ

معرفت حاصل کن اے جانِ پدر	تا بیابی از خدائے خود خبر
ہر کہ عارف شد خدائے خویش را	درفنا بیند بقائے خویش را
ہر کہ اُو عارف نباشد زندہ نیست	قربِ حق را لائق و ارزندہ[2] نیست
ہر کہ اُو را معرفت حاصل نشد	ہیچ با مقصود خود واصل نشد
نفسِ خود را چوں تو بشناسی دِلا	حق تعالےٰ را بدانی با عطا
عارف آں باشد کہ باشد حق شناس	ہر کہ عارف نیست گردد ناسپاس
ہست عارف را بدل مہر و وفا	کار عارف جملہ باشد با صفا[3]
ہر کہ او را معرفت بخشد خدائے	غیرِ حق را در دلِ او نیست جائے
نزدِ عارف نیست دنیا را خطر	بلکہ بر خویشتش ہرگز نظر
معرفت فانی شدن در وے بود	ہر کہ فانی نیست عارف کے بود
عارف از دنیا و عقبیٰ فارغ[4] ست	زانچہ باشد غیرِ مولیٰ فارغ ست
ہمتِ عارف لقائے حق بود	زانکہ در حق فانیِ مطلق بود

در بیان مذمت دنیا

باچہ ماند ایں جہاں گویم جواب	آنکہ بیند آدمی چیزے بخواب
چوں شوی بیدار از خواب اے عزیز	حاصلے نبود ز خوابت ہیچ چیز
ہمچنیں چوں زندہ افتاد و مُرد	ہیچ چیزے از جہاں با خود نبرد
ہرکرا بود ست کردارِ نکو	در رہِ عقبیٰ بود ہمراہِ او
ایں جہاں را چوں زنے داں خوبروی	خویش را آراید اندر چشمِ شوی

1 مستعان: مددگار یعنی خدا۔ اندراں: یعنی عیش کے وقت دوستوں کو نہ بھول۔ یارِ غم: یعنی غمی کے وقت کا دوست۔ ہمدم: ساتھی۔ معرفت: پہچان یعنی اللہ کی حقیقی پہچان۔ عارف: جاننے والا یعنی خدا کی ذات، صفات کا۔ درفنا: یعنی حضرت حق کی ذات میں اپنے کو گم کرنے میں ہی اپنی بقا سمجھے گا۔ ہر کہ: یعنی جس کو خدا کی معرفت حاصل نہیں ہے وہ مردہ ہے۔

2 ارزندہ: مناسب۔ واصل نشد: نہ ملا، چونکہ زندگی کا مقصد ہی خدا کی معرفت حاصل کرنا ہے۔ دلا: اے دل۔ نفس خود: یعنی جو اپنی حقیقت سمجھ گیا اس کو معرفتِ خداوندی حاصل ہوگئی مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ عَرَفَ رَبَّہٗ میں بھی یہی مضمون ادا کیا گیا ہے۔ حق شناس: ہر معاملہ میں صحیح بات کو پہچاننے والا۔ ناسپاس: ناشکرا۔ ہست عارف را: یعنی عارف کے دل میں خدا کی محبت اور وفا ہوتی ہے۔

3 صفا: اخلاص۔ ہر کہ: یعنی جس کو معرفتِ خداوندی حاصل ہو جاتی ہے اسکے دل میں غیر کی گنجائش نہیں رہتی۔ خطر: خیال۔ بلکہ: یعنی اس کی نگاہ میں تو اپنا وجود بھی نہیں ہوتا۔ معرفت: یعنی معرفت یہ ہے کہ اپنی ذات کو ذاتِ حق میں فنا کردے۔ ہر کہ: یعنی جو اپنی ذات کو فنا نہ کردے وہ عارف نہیں ہوسکتا۔ عقبیٰ: آخرت یعنی جنت و دوزخ۔

4 فارغ: خالی۔ غیر مولیٰ: یعنی عارف صرف خدا کا طالب ہوتا ہے اس کی عبادت نہ دوزخ کے ڈر سے ہے نہ جنت کے لالچ سے۔ ہمت: ارادہ۔ لقا: ملاقات۔ مطلق: بالکل۔ باچہ ماند: کس کے مشابہ ہے۔ آنکہ می بیند: یعنی دنیا کی مثال محض خواب کی سی ہے۔ حاصلے: یعنی خواب میں دیکھنے سے وہ چیز حاصل نہیں ہوتی۔ افتاد و مرد: مرگیا۔ از جہان: یعنی دنیا کا مال و دولت کوئی ساتھ نہیں لے جاتا۔ عقبیٰ: آخرت۔ خوبروی: خوبصورت۔ شوی: شوہر۔

Marfat.com

مرد را می پرورد اندر کنار[1] — مکر و شیوہ می نماید بے شمار
چوں بیاید خفتہ شورا ناگہاں — بے گماں سازد ہلاکش آں زماں
بر تو باید اے عزیزِ پُر ہنر — کز چنیں مکارہ باشی پُر حذر

در بیان ورع

در ورع ثابت قدم باش اے پسر — گر ہمی خواہی کہ گردی معتبر
خانۂ دیں گردد آباد از ورع — لیک می گردد خرابی از طمع
ہر کہ از علم و ورع گیرد سبق — دور باید بودنش از غیرِ حق
ترسگاری[2] از ورع پیدا شود — ہر کہ باشد بے ورع رُسوا شود
با ورع ہر کس کہ خود را کرد راست — جنبش و آرامش از بہرِ خدا ست
آنکہ از حق دوستی دارد طمع — در محبت کاذبش داں بے ورع

در بیان تقوی

چیست تقوی ترکِ شبہات و حرام — از لباس و از شراب[3] و از طعام
ہر چہ افزونست اگر باشد حلال — نزدِ اصحابِ ورع باشد وبال
چوں ورع شد یار با علم و عمل — حُسنِ اخلاصِ ترا ناید خلل
ناگہاں اے بندہ گر کردی گناہ — توبہ کن در[4] حال و عذر آں بخواہ
چوں گناہِ نقد آمد در وجود — توبۂ نسیہ ندارد ہیچ سود
در انابت کاہلی کردن خطاست — بر امیدِ زندگی کاں بیوفاست

در بیان فوائدِ خدمت

تا توانی اے پسر خدمت گزیں — تا شود اسپِ مرادت زیرِ زیں
بندۂ چوں خدمتِ مرداں کند — خدمتِ او گنبدِ گرداں کند
بہرِ خدمت ہر کہ بر بندد میاں — باشد از آفاتِ دنیا در اماں

---

۱ کنار: بغل۔ مکر: فریب۔ شیوہ: ناز و انداز۔ خفتہ: سویا ہوا۔ ناگہاں: اچانک۔ بے گماں: بلا خیال۔ مکارہ: بہت مکر کرنے والی۔ پُر حذر: پُر خوف۔ ورع: پرہیزگاری۔ معتبر: اعتبار والا یعنی باعزت۔ طمع: لالچ۔ یعنی دین کی رونق پرہیزگاری سے اور بربادی لالچ سے ہے۔ دور باید بودنش: اس کو دور رہنا چاہیئے۔

۲ ترسگاری: خدا کا خوف۔ رُسوا شود: یعنی قیامت میں اس کو رسوائی ہوگی۔ راست: ہموار۔ جنبش: یعنی اس کا حرکت و سکون خدا کیلئے ہوگا۔ آنکہ: یعنی خدا سے دوستی کسی لالچ کی وجہ سے خواہ جنت اور دوزخ کا ہی ہو، پرہیزگاری کے خلاف ہے۔ تقوی: ناجائز باتوں سے بچنا۔ شبہات: وہ باتیں جن کا حرام یا حلال ہونا مشتبہ ہو۔ لباس: پہننے کی چیزیں۔

۳ شراب: پینے کی چیزیں۔ طعام: کھانے کی چیزیں۔ ہر چہ: یعنی جو کچھ ضرورت سے زیادہ ہو خواہ وہ حلال ہی ہو متقیوں کے نزدیک وبال ہے۔ یار: یعنی اگر پرہیزگاری حاصل ہو جائے۔ حسنِ اخلاص: خالص نیت کی خوبی۔ خلل: نقصان یعنی علم و عمل کے ساتھ اگر پرہیزگاری میسر آجائے تو پھر ایمان کا کمال حاصل ہے۔

۴ در حال: فوراً۔ گناہِ نقد: یعنی فوری گناہ۔ نسیہ: ادھار یعنی جس وقت گناہ ہو فوراً توبہ کرلینی چاہیئے۔ انابت: یعنی رجوع۔ کاں: کہ آں۔ بیوفا: یعنی زندگی کا بھروسہ نہیں ہے۔ فوائد: فائدہ کی جمع۔ گزیں: اختیار کر۔ اسپ: گھوڑے کا زین تلے ہونا یعنی تابع ہونا۔ مرداں: یعنی نیک بندے۔ آفات: مصیبتیں۔

Marfat.com

ہر کہ پیشِ صالحان[1] خدمت کند ‌‌— ایزدش با دولت و حرمت کند

خادماں راہست در جنت مآب — روزِ محشر بے حساب و بے عقاب

خادماں باشند اخواں را شفیع — جائے ایشاں در جہاں باشد رفیع

گرچہ خادم عاصی و مفلس بود — بہتر از صد عابدِ ممسک بود

می دہد ہر خادمے را مستعان — اجر و مُزدِ صائمان و قائمان

بہرِ خدمت ہر کہ بر بندد کمر — از درختِ معرفت یابد ثمر[2]

ہر کہ خادم شد جنانش میدہند — ہم ثواب غازیانش میدہند

در بیان صدقہ

تا اماں باشی ز قہرِ کردگار — صدقہ میدہ در نہان و آشکار

صدقہ دہ ہر بامداد و ہر پگاہ — تا بلاہا از تو گرداند الٰہ

ہر کہ او را خیر عادت می شود — بے گماں عمرش زیادت می شود

آنکہ نیکی می کند در حقِ ناس — بہترین مردماں او را شناس

آنکہ از وے ہست مردم را ضرر — درمیانِ خلق زو نبود بتر[3]

دین ندارد ہر کہ نبود ترسگار — نیست عقل آنرا کہ باشد نابکار

با ورع باش اے پسر گر مومنی — کافری از قہرِ حق گر ایمنی

ہر کرا نبود ورع ایمانش نیست — ہر کرا نبود حیا احسانش نیست

توبہ نبود ہر کرا توفیق نیست — حق نہ بیند ہر کرا تحقیق نیست

در بیان تعظیم مہمان

اے برادر میہماں را نیک[4] دار — ہست مہماں از عطائے کردگار

میہماں روزی بخود می آورد — پس گناہِ میزباں را می برد

ہر کرا جبّار دارد دشمنش — باز دارد میہماں از مسکنش

---

۱ صالحاں: اللہ کے نیک بندے۔ حرمت: عزت۔ مآب: ٹھکانا۔ محشر: قیامت۔ عقاب: عذاب۔ اخواں: اخ کی جمع، بھائی۔ شفیع: یعنی قیامت میں بخشوانے والا۔ رفیع: بلند۔ عاصی: گنہگار۔ عابد: عبادت کرنیوالا۔ ممسک: بخیل۔ مستعان: جس سے مدد چاہی جائے یعنی خدا۔ مزد: مزدوری۔ صائمان: صائم کی جمع روزہ دار۔ قائمان: قائم کی جمع شب بیدار۔ بر بندد کمر: تیار ہوئے۔ معرفت: یعنی خدا کی ذات و صفات کی پہچان۔

۲ ثمر: پھل۔ جنان: جنت کی جمع۔ غازی: جہاد کرنے والا۔ اماں: یعنی در اماں۔ نہاں: پوشیدہ۔ آشکار: کھلم کھلا۔ بامداد: صبح۔ پگاہ: تڑکا۔ خیر: بھلائی۔ عمر: یعنی نیکی سے عمر بڑھتی ہے۔ ناس: انسان۔ ضرر: نقصان

۳ بتر: بدتر۔ ترسگار: یعنی خدا سے ڈرنیوالا۔ نابکار: نالائق۔ گر مومنی: اگر تو مومن ہے کافری: تو کافر ہے۔ کرا: کراو را۔ احسان: ایمان کا کمال۔ توبہ: یعنی توبہ کرنا بھی توفیق خداوندی ہی سے ہوتا ہے۔ تحقیق: جو تحقیق نہیں کرتا اس کو حق نظر نہیں آتا۔ تعظیم: عزت کرنا۔

۴ نیک دار: اچھی طرح رکھ۔ کردگار: خدا۔ بخود: یعنی مہمان اپنی روزی ساتھ لاتا ہے۔ پس: مہمان داری سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ہر کرا: یعنی جس سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ مسکن: گھر۔

Marfat.com

اے برادر دار مہماں را عزیز[1] / تا بیابی عزت از رحماں تو نیز
مومنے کو داشت مہماں را نکو / حق کشاید باب جنت را برو
ہر کرا شد طبع از مہماں ملول / از وے آزردہ خدا و ہم رسول
بندۂ کو خدمت مہماں کند / خویش را شائستۂ رحماں کند
ہر کہ مہماں را بروئے تازہ دید / از خدا الطاف بے اندازہ دید
از تکلف دور باش اے میزباں / تا گرانی نبودت از میہماں
میہماں را اے پسر اعزاز کن / گر بود کافر برو در باز کن
ہست مہماں از عطاہائے کریم / ہر کہ زو پنہاں شود باشد لئیم
معرفت[2] داری گرہ بر زر مبند / چوں رسد مہماں بروئیش در مبند
خیز و بر خوان کسے مہماں مشو / چوں رسد مہماں از و پنہاں مشو
ہر کہ مہماں را گرامی می کند / کوششے در نیک نامی می کند
ہر کہ مہمانت شود از خاص و عام / پیش او می باید آوردن طعام[3]
زانچہ داری اندک و بیش اے پسر / برد باید پیش درویش اے پسر
ناں بدہ بر جائعاں بہر خدائے / تا دہندت در بہشت عدن جائے
با تن عور آں کہ بخشد جامۂ / حق دہد او را ز رحمت نامۂ
ہر کہ ثوبے با تن عورے دہد / در دو عالم ایزدش نورے دہد
گر برآری حاجت محتاج را / بر سر از اقبال یابی تاج را
ہر کرا باشد بدولت بخت یار / خیر[4] ورزد در نہاں و آشکار
اے پسر ہرگز مخور نان بخیل / کم نشیں در عمر بر خوان بخیل
نان ممسک جملہ رنج است و عنا / می شود نان سخی نور و صفا
تا نخوانندت بخوان کس مرو / در پئے مردار چوں کرگس مرو

۱ عزیز: باعزت۔ نکو: اچھا۔ باب: دروازہ۔ برو: براو۔ ملول: رنجیدہ۔ آزردہ: رنجیدہ۔ شائستہ: لائق۔ روئے تازہ: خندہ پیشانی۔ الطاف: لطف کی جمع، مہربانی۔ میزبان: مہمان داری کرنیوالا۔ در باز کن: دروازہ کھول دے۔ کریم: اللہ۔ پنہاں شود: چھپے۔ لئیم: کمینہ۔
۲ معرفت: یعنی خدا کی ذات و صفات کی پہچان۔ گرہ: یعنی بخل نہ کر۔ در: دروازہ۔ خیز: یعنی دوسرے کے دسترخوان سے اٹھ جا۔ پنہاں مشو: نہ چھپ۔ گرامی: باعزت۔ خاص و عام: جس کی خصوصیت ہو یا نہ ہو۔
۳ طعام: کھانا۔ اندک: تھوڑا۔ بیش: زیادہ۔ پیش: یعنی اپنا نادار سمجھیے۔ جائعان: جائع کی جمع بھوکا۔ عدن: جنت کا ایک طبقہ ہے۔ عور: ننگا۔ نامہ: یعنی رحمت کا پروانہ۔ ثوب: کپڑا۔ دو عالم: یعنی دنیا و آخرت۔ محتاج: ضرورت مند۔ اقبال: عزت، دولت: مالداری۔
۴ خیر ورزد: نیکی کرے گا۔ نہاں: پوشیدہ۔ آشکار: علی الاعلان۔ مخور: کھا۔ خوان: دسترخوان۔ ممسک: بخیل۔ عنا: مشقت۔ نور و صفا: یعنی سخی آدمی کا کھانا نور باطن پیدا کرتا ہے۔ نخوانندت: تجھے نہ بلائیں۔ مردار: یعنی وہ کھانا جس پر تجھے نہ بلایا گیا ہو۔ کرگس: گدھ۔

Marfat.com

۱ خسیس: بخیل۔ دوں: کمینہ۔ سقف: چھت۔ استوں: سطون۔ از خود مبیں: بلکہ اللہ کی جانب سے سمجھو۔ بد مبیں: برا خیال نہ کر۔

چشمِ نیکی از خسیس[1] دوں مدار	سقفِ ویراں را تو بر استوں مدار
گر کنی خیرے تو آں از خود مبیں	ہر چہ بینی نیک بین و بد مبیں

در بیان علاماتِ احمق

سہ علامت داں کہ در احمق بود	اولاً غافل زیادِ حق بود
گفتنِ بسیار عادت باشدش	کاہلی اندر عبادت باشدش
اے پسر چوں احمق و جاہل مباش	یکدم از یادِ خدا غافل مباش
ہر کہ او از یادِ حق غافل بود	از حماقت در رہِ باطل بود
ہیچ از فرمانِ حق گردن متاب	تا نمانی روزِ محشر در عذاب
باطلے را اے پسر گردن منہ[2]	نقدِ مرداں را بہر کودن منہ
در قضائے آسمانی دم مزن	ہر کسے را بیش بین و کم مزن
دستِ خود را سوئے نامحرم میار	جانبِ مالِ یتیماں ہم میار
تا توانی راز با ہمدم مگوئے	گر تو باشی نیز با خود ہم مگوئے
تا شوی آزاد و مقبول[3] اے عزیز	بے طمع می باش گر داری تمیز

در بیان علاماتِ فاسق

ہست فاسق را سہ خصلت در نہاد	باشد اول در دلش حبِ فساد
خصلتش آزردنِ خلقِ خدا است	دور دارد خویش را از راہِ راست

در بیان علاماتِ شقی

ہست ظاہر سہ علامت در شقی	می خورد دائم حرام از احمقی[4]
بے طہارت باشد و بیگاہ خیز	ہم ز اہلِ علم باشد در گریز
اے پسر مگریز از اہلِ علوم	تا نہ سوزد مر ترا نارِ سموم
تا توانی ہیچ کس را بد مگوئے	پیشِ مردم عیبِ کس ہرگز مجوئے

علامات: علامت کی جمع نشانی۔ احمق: بیوقوف۔ حق: اللہ۔ کاہلی: سستی۔ چوں: جیسی۔ حماقت: بیوقوفی۔ رہ: راستہ۔ فرماں: حکم۔ متاب: نہ موڑ۔ باطل: غیر خدا۔

۲ گردن منہ: اطاعت نہ کر۔ نقدِ مرداں: یعنی اطاعت اور فرمانبرداری۔ کودن: احمق یعنی باطل۔ دم مزن: چون و چرا نہ کر۔ بیش بیں: یعنی اپنے سے بہتر سمجھ۔ کم مزن: کمتر نہ خیال کر۔ نامحرم: جس سے پردہ کرنا ضروری ہو۔ میار: نہ بڑھا۔ یتیماں: یتیم کی جمع۔ ہم: بھی۔ ہمدم: ساتھی۔ گر تو باشی: یعنی ہمدم کی جگہ اگر تو خود بھی ہے تو اپنے آپ سے بھی راز نہ کھول۔

۳ مقبول: یعنی خدا کی بارگاہ میں۔ بے طمع: بے لالچ۔ فاسق: بدکار۔ خصلت: عادت۔ نہاد: طبیعت۔ حب: محبت۔ آزردن: ستانا۔ راہِ راست: سیدھا راستہ۔ شقی: بدبخت۔

۴ احمقی: حماقت۔ طہارت: پاکی۔ بیگاہ خیز: بے وقت بیدار ہونے والا۔ گریز: بچاؤ۔ علوم: علم کی جمع۔ سموم: لو۔ بد: برا۔ پیش: یعنی کسی کی عیب جوئی نہ کر۔

Marfat.com

با طہارت باش و پاکی پیشہ کن	وز[1] عذاب گور نیز اندیشہ کن

در بیان علامات بخیل

سہ علامت ظاہر آمد در بخیل	با تو گویم یاد گیرش اے خلیل
اولاً از سائلاں ترساں بود	وز بلائے جوع ہم لرزاں بود
چوں رسد در رہ بخویش و آشنا	بگذرد آنجا و گوید مرحبا عـہ
نیست از مالش کسے را فائدہ	کم رسد باکس ز خوانش[2] مائدہ

در بیان قساوت قلب

سخت دل را سہ علامت یافتم	چوں بدیدم رُو ازو برتافتم
با ضعیفاں باشدش جور و ستم	ہم قناعت نبودش با بیش و کم
موعظت ہرچند گوئی بیشتر	در دلِ سختش نباشد کارگر
اہلِ دنیا را بمعنی مردہ داں	تا نباشی ہمنشیں با مُردگاں

در بیان حاجت خواستن

حاجتِ خود را مجوئے از زشت[3] روئے	آنکہ دارد روئے خوب ازوے بجوئے
مومنے را با تو چوں افتادہ کار	تا توانی حاجتِ او را برار
حاجتِ خود را جز از سلطاں مخواہ	چوں نخواہی یافت از درباں مخواہ
از وفاتِ دشمناں شادی مکن	از کسے پیشِ کس آزاری مکن

در بیان قناعت

با قناعت ساز دائم[4] اے پسر	گرچہ ہیچ از فقر نبود تلخ تر
ہر سحر برخیز و استغفار کن	فرصتے اکنوں کہ داری کار کن
ہمنشینِ خویش را غیبت مکن	غیرِ شیطاں بر کسے لعنت مکن
چوں شود ہر روز در عالم جدید	از گناہاں توبہ می باید گزید

۱ وز: واز۔ گور: قبر۔ اندیشہ کن: ڈر۔ خلیل: دوست۔ سائلاں: سائل کی جمع، سوال کرنے والا۔ جوع: بھوک۔ چوں رسد: یعنی جب کوئی ملنے والا راستہ میں مل جاتا ہے تو راستہ کاٹ کر گزر جاتا ہے۔ وگوید مرحبا: اپنے اس فعل پر تعریف کرتا ہے۔

۲ خوان: دسترخوان۔ مائدہ: کھانا۔ قساوتِ قلبی: سخت دلی۔ رُو: میں نے اس سے منہ موڑ لیا۔ ضعیفاں: کمزور لوگ۔ قناعت: صبر۔ بیش: زیادہ۔ موعظت: نصیحت۔ کارگر: مفید۔ بمعنی: درحقیقت۔ تا: ہرگز۔ مردگاں: یعنی اہلِ دنیا۔

۳ زشت رو: بدصورت۔ مومنے: یعنی ہر مومن کے کام آ۔ سلطاں: چونکہ وہ ضرورت پوری کرنے کا اہل ہے۔ از درباں مخواہ: چونکہ اس میں اہلیت نہیں ہے۔ وفات: موت۔ شادی: خوشی۔ از کسے: کسی کی۔ آزاری: تکلیف رسانی۔ قناعت: صبر۔

۴ دائم: ہمیشہ۔ تلخ: کڑوا۔ سحر: صبح۔ کار: یعنی توبہ۔ غیبت: پیٹھ پیچھے برائی کرنا۔ چوں: یعنی زمانہ کا ہر دن نیا آتا ہے۔ جدید: نیا۔ باید گزید: اختیار کرنا چاہیئے۔

عـہ یعنی زبانی خوش آمدید کہہ کر جان چھڑاتا ہے۔ (ناشر)

Marfat.com

هر کرا ترسے[1] نباشد از خدا   حق بترساند ز هر چیزی وُرا
تا توانی حاجتِ مسکیں برار   تا برآرد حاجتت را کردگار
هست مالت جمله در کف عاریت   گر بماند از تو باشد زاریت
عاریت را باز می باید سپرد   هیچ کس دیدی که زر باخود بُرد
حاصل از دنیا چه باشد اے امیں   نہ گزے کرپاس وسہ گز از زمیں
هر چه[2] دادی در رهِ حق آن تست   آنچه ماند از تو بلائے جانِ تست
هر که باندک زحق راضی شود   حاجتِ او را خدا قاضی شود
هست دنیا بر مثالِ قنطره   بگذر از وے گر تو داری رو بره
هر که سازد بر سرِ پل خانۂ   نیست عاقل او بود دیوانۂ
از خدا نبود روا جُستن غنا   هست مومن را غنا رنج و عنا
فقر و درویشی شفائے مومن ست   زانکه اندر وے صفائے مومن ست
مال و اولادت بمعنی دشمن اند   گرچه نزدیکِ تو چشمِ روشن اند
اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ[3] را یاد گیر   مال و ملکِ ایں جهاں برباد گیر
مرد ره را بود دنیا سود نیست   هرگزش اندیشۂ نابود نیست
هر که از صدقش دلِ صافی بود   خرقۂ بالقمۂ کافی بود
هر که در بندِ زیادت می شود   دُور از اہلِ سعادت می شود
بندگانِ حق چوں جاں را باختند[4]   اسپِ همت تا ثریا تاختند
تا نبازی در رهِ حق هر چه هست   آنچه می باید کجا آید بدست

در بیانِ نتائجِ سخا

در سخا کوشش اے برادر در سخا   تا بیابی از پسِ شدت رخا
باش پیوسته جواں مردِ اے اخی   زانکه نبود دوزخی مردِ سخی

1 ترس: خوف۔ وُرا: اورا۔ تا توانی: تجھ سے جب تک ہو سکے۔ مسکیں: ضرورتمند۔ کردگار: اللہ۔ کف: ہتھیلی۔ عاریت: مانگا ہوا۔ گر بماند: یعنی اگر تو مال جمع کرکے مرگیا اور خرچ نہ کرسکا تو یہ تیرے عجز کی بات ہے۔ باز: واپس۔ باخود: یعنی قبر میں۔ امیں: امانتدار۔ کرپاس: سوتی کپڑا یعنی کفن۔ زمیں: یعنی قبر۔

2 ہر چہ: یعنی جو خدا کے لیے خرچ کر دیا۔ آن: ملکیت۔ ماند: یعنی مرنے کے بعد۔ اندک: تھوڑا۔ قاضی: پورا کرنے والا۔ قنطرہ: پل۔ رو: یعنی قصد۔ رہ: راہ۔ روا: درست۔ غنا: مالداری۔ عنا: مشقت۔ شفا: یعنی دنیاوی امراض سے۔ وے: یعنی فقر۔ بمعنی: درحقیقت۔ چشم روشن: بینا آنکھ۔

3 انما اموالکم الخ: بیشک تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں۔ گیر: سمجھ۔ بودِ دنیا: دنیا کا ہونا۔ نابود: نہ ہونا۔ صدق: دوستی سچائی۔ خرقہ: یعنی پہننے کے لیے معمولی کپڑا۔ لقمہ: یعنی تھوڑا سا کھانا۔ زیادت: زیادتی۔ اہل سعادت: نیک بخت۔

4 باختند: یعنی جان کی بازی لگا دی۔ ثریا: تاروں کا ایک گچھا ہے۔ ہر چہ ہست: یعنی جان اور مال۔ آنچہ: جو حاصل کرنا چاہیے وہ حاصل نہیں ہوتا۔ سخا: سخاوت۔ در سخا کا تکرار تاکید کے لئے ہے۔ شدت: سختی۔ رخا: نرمی۔ جوانمرد: یعنی سخاوت میں۔ اخی: میرا بھائی۔

Marfat.com

در رُخِ مردِ سخی نور و صفاست
زانکہ در جنت قرینِ[1] مصطفاست

حق تعالیٰ بر درِ جنت نوشت
این کہ جائے اسخیا باشد بہشت

اسخیا را با جہنم کار نیست
جائے مُمسک جز درونِ نار نیست

کارِ اہلِ بخل را تلبیس داں
در جہنم ہمدمِ ابلیس داں

ہیچ مُمسک نگذرد سوئے بہشت
بلکہ با اُو کے رسد بوئے بہشت

آنکہ می خوانند مرا و را سقر[2]
اہلِ کبر و بخل را باشد مقر

اے پسر در مردمی مشہور باش
از بخیلی و ز تکبر دُور باش

با سخا باش و تواضع پیشہ گیر
تا شود روئے دلت بدرِ منیر

در بیانِ کارہائے شیطانی

چار خصلت فعلِ شیطانی بود
داند اینہا ہر کہ رحمانی بود

عطسہ مردم چو بگذشت[3] از یکے
باشد آں از فعلِ شیطاں بیشکے

خونِ بینی نیز از شیطان بود
آنکہ ظاہر دشمنِ انسان بود

خامیازہ فعلِ شیطاں ست و قئے
اے پسر ایمن مباش از مکرِ وے

در بیانِ علاماتِ منافق

دور باش اے خواجہ از اہلِ نفاق
در جہنم داں منافق را وثاق[4]

سہ علامت در منافق ظاہر ست
زاں سبب مقہورِ قہرِ قاہر ست

وعدہ ہائے او ہمہ باشد خلاف
قولِ او نبود بغیر از کذب و لاف

مومناں را کم اعانت می کند
ہم امانت را خیانت می کند

نیست در وعدہ منافق را وفا
زاں نباشد در رخش نور و صفا

تا نہ پنداری منافق را امین
نیست یادا شرش از روئے زمین

از منافق اے پسر پرہیز کن
تیغ را از بہرِ قتلش تیز کن

---

۱ قرین: ساتھی۔ مصطفےٰ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسخیا: سخی کی جمع۔ کار: یعنی تعلق۔ ممسک: بخیل۔ نار: جہنم۔ تلبیس: فریب۔ ہمدم: ساتھی۔ ابلیس: شیطان۔ ہیچ ممسک: یعنی بخیل کا جنت میں داخلہ تو کجا اس کو بہشت کی خوشبو بھی نہ پہنچے گی۔

۲ سقر: دوزخ۔ کبر: تکبر۔ مقر: ٹھہرنے کی جگہ۔ مردمی: یعنی سخاوت۔ باش: ہو۔ پیشہ گیر: عادت ڈال۔ بدرِ منیر: روشن کرنے والا چاند۔ کارہائے شیطانی: برے کام۔ فعل: کام۔ رحمانی: خدا والا۔ عطسہ: چھینک۔

۳ بگذشت از یکے: یعنی چھینک ایک سے زیادہ آئے۔ خونِ بینی: نکسیر۔ آنکہ: یہ پورا مصرعہ شیطان کی صفت ہے۔ خامیازہ: انگڑائی۔ قے: شیطان۔ منافق: جو بظاہر مسلمان اور بباطن کافر ہو۔

۴ وثاق: بیڑی۔ مقہور: جس پر قہر ہو۔ قہر: غصہ۔ قاہر: اللہ تعالیٰ۔ وعدہ: یعنی وعدہ خلافی۔ کذب: جھوٹ۔ لاف: ڈینگیں۔ اعانت: مدد۔ وفا: پورا کرنا۔ نور و صفا: یعنی ایمانی رونق۔ تا: ہرگز۔ امین: امانت دار۔ نیست یادا: یعنی خدا کرے روئے زمین سے اس کا شر مٹ جائے۔ تیغ: تلوار۔

Marfat.com

بامنافق ہرکہ ہمرہ می شود	منزلِ او در تگِ[1] چہ می شود

در بیان علاماتِ متقی

سہ[3] علامت باشد اندر متقی	کے بود نسبت تقی را باشقی
پُر حذر باش اے تقی از یارِ بد	تا نیندازد ترا در کارِ بد
کم رَوَد[1] ذکرِ دروغش بر زباں	از طریقِ[2] کذب باشد برکراں
از حلال[3] و پاک ہم گیرند کام	تا نیفتند اہلِ تقویٰ در حرام

در بیان علاماتِ اہلِ جنت

ہرکرا باشد سہ[3] خصلت در سرشت[2]	باشد آنکس بیشک از اہلِ بہشت
شکر[2] در نعما[2] و صبر[2] اندر بلا	می دہد آئینۂ دل را جلا
ہرکہ مستغفر بود اندر گناہ	حق ز نارِ دوزخش دارد نگاہ
ہرکہ ترسد از آلہِ خویشتن	خواہد او عذرِ گناہِ خویشتن
معصیت[3] را ہرکہ پے درپے کند	ایزدش از اہلِ جنت کے کند
اے پسر دائم باستغفار باش	وز بدان و مفسداں بیزار باش
گر کنی خیرے بدستِ خویش کن	خیرِ خود را وقفِ ہر درویش کن
یک درم کانزا ز دستِ خود دہند	بہ بود زاں کز پسِ او صد دہند
گر بہ بخشی خود یکے خرمائے تر	بہتر از بعدِ تو صد مثقالِ زر
ہرچہ بخشیدی مکن باز رجوع	گر ز پا افتادۂ از دستِ جوع
ایں بداں ماند کہ شخصے قے کند	باز میلِ خوردنِ آں می کند
باپسر گر چیزکے بخشد پدر	می رسد گر باز گیرد زاں پسر
اے پسر شادی زمال و زر مجوی	آنچہ کس را دادۂ دیگر مجوی

۱ تگ: گہرائی۔ چہ: چاہ کا مخفف، کنواں۔ متقی: پرہیزگار کے۔ کب: یعنی: پرہیزگار۔ شقی: بدبخت۔ پرحذر: پرخوف۔ یارِ بد: برا دوست۔ تا: کیونکہ بُرے دوں کی صحبت بری عادتیں پیدا کرتی ہے۔ کم رود: یعنی جھوٹی بات اسکی زبان پر نہیں آتی۔ طریق: راستہ۔ کراں: کنارہ۔ یعنی متقی جھوٹ کا راستہ اختیار نہیں کرتا۔ از حلال: مصرع ثانی جیسے پڑھا جائے۔ کرا: کہ را، اُو را

۲ سرشت: طبیعت۔ نعما: نعمت کی جمع۔ بلا: مصیبت۔ جلا: نور۔ مستغفر: توبہ کرنے والا۔ نار: آگ۔ دارد نگاہ: محفوظ رکھے۔ الٰہِ خویشتن: اپنا خدا۔

۳ معصیت: گناہ یا بزد اللہ کے کب۔ دائم: ہمیشہ۔ استغفار: توبہ کرنا۔ بیزار: بے تعلق۔ خیر: یعنی خیرات۔ درم: درہم۔ دستِ خود: یعنی اپنی زندگی میں۔ پس او: یعنی مرنے کے بعد۔ خرمائے تر: کھجور۔ مثقال: ساڑھے چار ماشہ۔ رجوع: واپسی۔ جوع: بھوک۔ ایں: یعنی دے کر واپس لینا۔ قے: قے۔ چیزک: تھوڑی چیز۔ می رسد: یعنی باپ کے لیے بیٹے سے ہدیہ واپس لے لینا درست ہے۔ آنچہ: یعنی دے کر واپس نہ لے۔

Marfat.com

در بیان آنکہ در دنیا از آں خوش نباید بود

شادیٔ[1] دنیا سراسر غم بود — سودِ او را در عقب ماتم بود
نہی لا تفرح ز دنیا گوش دار — جائے شادی نیست دنیا ہوش دار
شادمانی را ندارد دوست حق — ایں سخن دارم ز استاداں سبق
اے پسر با محنت و غم خوئے کن — روئے دل را جانبِ دلجوئے کن
گر فرح داری ز فضلِ حق رواست — لیک از دنیا فرح جستن خطاست
حُزن[2] و اندوہ ست قوتِ بندگاں — غم شود یار فرح جویندگاں
از چہ موجودی بہ بینش اے پسر — ہر کسے دارد غمِ خویش اے پسر
کرد ایزد مر ترا از نیست ہست — از برائے آنکہ باشی حق پرست
تا تو باشی بندۂ معبود باش — با حیا و با سخا و جود باش

در بیان نصائح و نتائج دینی و دنیوی

خواب کم کن اولِ[3] روز اے پسر — نفس را بدخو میاموز اے پسر
آخرِ روز ہست نکو نبود منام — پیشتر از شام خواب آمد حرام
اہلِ حکمت را نمی آید صواب — درمیانِ آفتاب و سایہ خواب
اے پسر ہرگز مرو تنہا سفر — با شدت رفتن سفر تنہا خطر
دست را بر رُخ زدن شومست شوم — استماع[4] علم کن ز اہلِ علوم
شب در آئینہ نظر کردن خطاست — روز اگر بینی تو روئے خود رواست
خانہ گر تنہا و تاریکت بود — مونسے باید کہ نزدیکت بود
دست را کم زن تو در زیرِ زنخ — نزدِ اہلِ علم سرد آمد چو یخ
چار پایاں را چو بینی در قطار — درمیانِ شاں نیائی زینہار
تا فزاید قدر و جاہت را خدا — روز و شب می باش دائم در دعا

---

۱ شادی: خوشی۔ سراسر: بالکل۔ سود: نفع۔ عقب: پیچھا۔ ماتم: رنج۔ نہی: ممانعت۔ لاتفرح زدنیا: دنیا سے خوش نہ ہو۔ شادمانی: خوشی یعنی دولتِ دنیا پر۔ ایں سخن: یعنی اس بات کا مجھے استادوں سے سبق ملا ہے۔ خوی کن: عادت ڈال۔ دلجوی: اللہ۔ فرح: خوشی۔ روا: درست۔ خطا: غلط۔

۲ حزن: رنج۔ قوت: روزی۔ غم شود یار: یعنی غم حاصل ہوتا ہے۔ از چہ: یعنی کس وجہ سے پیدا ہوا ہے اس کا فکر۔ نیست: عدم۔ ہست: موجود۔ حق پرست: یعنی عبادت گذار۔ تا تو باشی: جس قدر تجھ سے ہو سکے۔ معبود: اللہ۔ جود: بخشش۔ نصائح: نصیحت کی جمع۔ نتائج: نتیجہ کی جمع۔

۳ اولِ روز: [illegible] بدخو: بدعادت۔ میاموز: نہ سکھا۔ آخر روز: یعنی دن کے پچھلے حصے۔ منام: نیند۔ حکمت: دانائی۔ صواب: درست۔ درمیان: یعنی بدن کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ سائے میں۔ سفر: یعنی سفر میں خطر: خطرہ۔ دست را: یعنی کسی کے منہ پر طمانچہ مارنا۔ شوم: نحوست۔

۴ استماع: سننا۔ شب: یعنی رات کو آئینہ میں نہ دیکھنا۔ روز: دن۔ روئے خود: یعنی آئینہ میں صرف چہرہ دیکھنا چاہیے پورا بدن نہیں۔ تاریک: یعنی اندھیرے والے گھر میں نہ رہنا چاہیے۔ مونس: دوست۔ دست را: [illegible] بیٹھنا۔ زنخ: ٹھوڑی۔ سرد آمد: یعنی مناسب نہیں۔ یخ: برف۔ چارپایاں: یعنی چوپایوں کی قطار میں نہ گھسو۔ جاہ: مرتبہ۔ دائم: ہمیشہ۔

Marfat.com

تا شود[۱] عمرت زیادہ در جہاں / رو نکوئی کن نکوئی در نہاں

تا نہ کاہد روزیت در روزگار / معصیت کم کن بعالم زینہار

ہر کہ رو در فسق و در عصیاں کند / ایزد اندر رزقِ او نقصاں کند

کم شود روزی زگفتارِ دروغ / در سخن کذّاب را نبود فروغ

فاقہ آرد خوابِ بسیار اے پسر / خواب کم کن باش بیدار اے پسر

ہر کہ در شب خواب عریاں می کند / در نصیبِ خویش نقصاں می کند

غسلِ عریاں ہم فقیری آورد / اندہِ بسیار پیری آورد

در جنابت بد بود خوردن طعام / ناپسندست ایں بنزدِ خاص و عام

ریزۂ ناں رامیفگن[۲] زیرِ پائے / گر ہمی خواہی تو نعمت از خدائے

شب مزن جاروب ہرگز خانہ را / خاک رو بہ ہم منہ در زیرِ در

گر بخوانی اب و مامت را بنام / نعمتِ حق بر تو می گردد حرام

گر بہر چوبے کنی دنداں خلال / بینوا گردی و افتی در وبال

دست را ہرگز بخاک و گِل مشوئے / از برائے دست شستن آبجوئے

اے پسر بر آستانِ[۳] در مشیں / کم شود روزی زکردار چنیں

تکیہ کم کن نیز در پہلوئے در / باش دائم از چنیں خصلت بدر

در خلا جا گر طہارت می کنی / وقتِ خود را داں کہ غارت می کنی

جامہ را بر تن نشاید دوختن / باید از مرداں ادب آموختن

گر بدامن پاک سازی روئے خویش / روزیت کم گردد اے درویش بیش

دیر[۴] رو بازار و بیروں آئی زود / زانکہ رفتن را نیابی ہیچ سود

نیک نبود گر کشی از دم چراغ / رہ مدہ دودِ چراغ اندر دماغ

کم زن اندر ریش شانہ مشترک / زانکہ آں خاصِ تو باشد خوشترک

۱ تا شود: یعنی خفیہ طور پر نیکی کرنا عمر بڑھاتا ہے۔ تا نہ کاہد: یعنی گناہ روزی گھٹاتا ہے۔ رو: رخ۔ عصیاں: نافرمانی۔ ایزد: اللہ۔ گفتار دروغ: جھوٹ۔ کذاب: جھوٹا۔ خواب: نیند۔ عریاں: ننگا۔ نصیب: حصہ۔ غسل: نہانا۔ اندہ: غم۔ پیری: بڑھاپا۔ جنابت: بے غسلا پن۔ طعام: کھانا۔ ریزہ: ٹکڑا۔

۲ میفگن: مت ڈال۔ شب: یعنی رات کو جھاڑو دیے۔ جاروب: جھاڑو۔ اب: باپ۔ مام: ماں۔ دست: یعنی پانی کے بجائے خاک اور مٹی سے ہاتھ صاف نہ کرنے چاہئیں۔ آبجو: پانی تلاش کر۔

۳ آستاں: دہلیز۔ مشیں: نہ بیٹھ۔ کردار: کام۔ پہلوئے در: دروازہ کا بازو۔ بدر: باہر۔ خلا جا: پاخانہ کا قدمچہ۔ غارت: چونکہ پاکی کے بجائے ناپاکی حاصل ہوگی۔ جامہ را: یعنی کپڑے کو پہنے پہنے نہ سیو۔ دامن: پلہ۔ پاک: صاف۔ روزیت: یعنی رزق میں بہت کمی آجائے گی۔

۴ دیر: یعنی بازار کم جا اور جلد واپس آجا۔ رفتن: یعنی بازار جانا۔ سود: فائدہ۔ نیک نبود: اچھا نہ ہو۔ دم: پھونک۔ رہ: یعنی پھونک مار کر چراغ بجھانے سے دماغ میں دھواں گھسے گا۔ کم زن: یعنی دوسروں کا کنگھا نہ کر۔ شانہ: کنگھا۔ خاص تو: یعنی تیرا مخصوص کنگھا۔

Marfat.com

از گدایان[1] پارهٔ نان مخر — زانکه می آرد فقیری اے پسر
دور کن از خانہ تار عنکبوت — باشد اندر ماندنش نقصان قوت
خرج را بیروں ز اندازه مکن — خشک ریش خویش را تازه مکن
دسترس گر باشدت تنگی مکن — چونکه راهواری بره لنگی مکن

در بیان فوائد صبر

تا شوی در روزگار از صابراں — غم مکن از دیدن سختی گراں
گر ترش سازی تو رُو اندر بلا — خویش را از صابراں مشمر ہلا[2]
در بلا وقتے که صابر نیستی — نزد اہل صدق شاکر نیستی
بے شکایت صبر تو باشد جمیل — با کسے کم کن شکایت از خلیل
گر نباشد فخر از درویشیت — کے با اہل فقر باشد خویشیت
گر همه جنبش بفرماں باشدت — حرمتت از حد فراواں باشدت
بنده[3] از خدمت بعقبیٰ می رسد — لیکن از حرمت بمولیٰ می رسد
حرمتت در خدمت آرام دلست — ہر کہ خدمت کرد مرد مقبل ست
گر نگردی اے پسر گرد خلاف — آنگہے زیبد ترا در صبر لاف
گر همی داری فرج را انتظار — در بلا جز صبر نبود ہیچ کار

در بیان تجرید و تفرید

گر صفا می بایدت تجرید[4] شو — در خبرداری ز اہل دید شو
ترک دعویٰ ہست تجرید اے پسر — فہم کن معنی تفرید اے پسر
اصل تجریدت وداع شہوت است — بلکہ کلی انقطاع شہوت است
گر دہی یکبار شہوت را طلاق — آں زماں گردی تو در تفرید طاق
گر تو بر داری ز غیرش اعتمید — آنگہ از تجرید گردی با امید

---

1 گدایاں: گدا کی جمع بھکاری۔ مخر: نہ خرید۔ تار عنکبوت: مکڑی کا جالا۔ قوت: روزی۔ خرج: یعنی اندازہ سے زیادہ خرچ نہ کر، ورنہ ایسی تکلیف ہوگی جیسا کہ خشک زخم کو ہرا کر لینے میں ہوتی ہے۔ ریش: زخم۔ دسترس: قدرت۔ تنگی: یعنی خرچ میں۔ رہوار: تیز رو گھوڑا۔ لنگی: لنگڑا پن۔ فوائد: فائدہ کی جمع۔ روزگار: زمانہ۔ سختی گراں: بھاری سختی۔ گر: اگر تو مصیبت میں منہ بنائیگا۔ صابراں: صابر کی جمع، صبر کرنے والا۔

2 ہلا: ہرگز۔ اہل صدق: یعنی جو خدا سے دوستی میں سچے ہیں۔ شاکر: شکر کرنے والا۔ بے شکایت: یعنی خدا کے شکوے کے بدوں۔ جمیل: اچھا۔ خلیل: خدا۔ گر نباشد: یعنی اگر فقیر کو اپنے فقر پر فخر نہ ہو۔ اہل فقر: فقرا۔ خویشیت: اپنایت۔ جنبش: یعنی عمل۔ فرماں: یعنی خدائی حکم۔ حرمتت: یعنی اللہ کے نزدیک حد سے زیادہ عزت ہوگی۔

3 بندہ: یعنی اللہ کا غلام۔ حرمت: یعنی اللہ کے احکام کے مطابق حرکات و سکنات کرنا۔ حرمتت: یعنی خدمت میں حرمت کا لحاظ رکھنا سکون قلبی کا سبب ہے۔ گر نگردی: گر اختلاف کا راستہ انسان ترک کردے تو صابر رہ سکتا ہے۔ گر ہمی داری: یعنی اگر تو کشادگی کا منتظر رہنا چاہتا ہے تو مصیبت میں صبر سے کام لے۔

4 تجرید: یعنی خدا کے سوا اپنے کو خالی کرنا۔ تفرید: اپنے آپکو دنیاوی لذتوں سے تنہا کر لینا، ان دونوں کی اصطلاحی تعریفیں آئندہ اشعار میں مذکور ہیں۔ صفا: یعنی باطنی صفائی۔ اہل دید: وہ لوگ جنکو حق کا مشاہدہ حاصل ہے۔ ترک دعویٰ: یعنی اپنے آپکو ہیچ سمجھنا۔ فہم کن: سمجھ۔ وداع: چھوڑنا۔ کلی: بالکل۔ انقطاع: جدائی۔ شہوت: خواہش۔ طلاق دادن: جدا کر دینا۔ طاق: بے مثال۔ برداری: تو اٹھا لے۔ غیرش: یعنی غیر اللہ۔ اعتمید: اعتماد۔ با امید: یعنی پھر وہ تجرید کام کی ہوگی۔

Marfat.com

اعتمادت چوں ہمہ برحق بود	آں دمت تفرید چاں مطلق بود
ترکِ دنیا کن برائے آخرت	وز بدن برکش لباسِ فاخرت
گر بیابی از سعادت ایں مقام	صاحبِ تجرید باشی والسّلام
گر ز دنیا دست شوئی بہرِ حق	وانگہ از تفرید گویندت سبق
رَو مجرّد باش دائم مرد باش	تا بہر فرقے نشینی گرد باش
گِردِ کبر و عُجب و خود رائی مگرد	قدرِ خود بشناس و ہر جائی مگرد
ہر کہ گرد کورۂ انگشت گشت	جامہ ازو دش سیاہ و زشت گشت
وانکہ با عطّار میگردد قریب	اُو ہمہ یابد ز بوئے خوش نصیب
ہمنشین صالحاں باش اے پسر	دور باش از زند و قلّاش اے پسر
جانبِ ظالم مکن میل اے عزیز	در کنی گردی ازاں خیل اے عزیز
رَو ز اہلِ ظلم بگریز اے فقیر	تا نسوزی ز آتشِ تیز اے فقیر
صحبتِ ظالم بساں آتش ست	زانکہ خلق آزار و سرکش ست
از حضورِ صالحاں صالح شوی	ور نشینی با بداں طالح شوی
ہر کہ او با صالحاں ہمدم شود	در حریمِ خاص حق محرم شود
اے پسر مگذار راہِ شرع را	اصل یابی گر بگیری فرع را
از شریعت گر نہی بیروں قدم	در ضلالت افتی و رنج و الم
ہر کہ در راہِ ضلالت می رود	از جہالت با بطالت می رود
حق طلب وز کارِ باطل دور باش	در سخا و مردمی مشہور باش
ہر کہ نگزیند صراطِ مستقیم	در عذابِ آخرت ماند مقیم
در رہِ شیطاں منہ گام اے اخی	تا نگردی خوار و بدنام اے اخی
ہر کہ در راہِ حقیقت سالک است	روز و شب خائف ز قہرِ مالک است

۱ دم: وقت۔ مطلق: بالکل۔ ترک: چھوڑنا۔ برکش: اتار دے۔ لباسِ فاخرت: فخر کا لباس۔ سعادت: نیک بختی۔ مقام: مرتبہ۔ گر ز دنیا: یعنی اگر دنیا سے اللہ کے لئے دست بردار ہو جائے گا۔ وانگہ: یعنی پھر تجھے تفرید کا سبق حاصل ہوگا۔ مجرد: یعنی وہ شخص جس کو تجرید حاصل ہو جائے۔ گرد باش: یعنی بے حقیقت۔

۲ کبر: تکبر۔ عجب: غرور۔ خود رائی: اپنی رائے پر چلنا۔ ہرجائی: یعنی جو خدا کے در کو چھوڑ کر مارا مارا پھرے۔ کورہ: بھٹی، کوٹھی۔ انگشت: کوئلہ۔ دوش: کندھا۔ زشت: برا۔ عطار: عطر فروش۔ نصیب: حصہ۔ صالحان: صالح کی جمع نیک۔ زند: منکر شریعت۔ قلاش: بے خیر۔ میل: میل ملاپ۔ خیل: جماعت۔

۳ آتشِ تیز: یعنی جو ظالموں کے لئے دہکائی گئی ہے۔ ساں: مانند۔ خلق آزار: مخلوق کو ستانے والا۔ نند: بدمزاج۔ حضور: موجودگی۔ طالح: بدکار۔ ہمدم: ساتھی۔ حریم: دربار۔ محرم: درباری۔ مگذار: نہ چھوڑ۔ اصل: یعنی حقیقت۔ فرع: یعنی شریعت۔

۴ نہی: تو رکھے۔ ضلالت: گمراہی۔ الم: تکلیف۔ بطالت: گمراہی۔ وز: واز۔ کار: کام۔ مردمی: انسانیت۔ صراط مستقیم: سیدھا راستہ۔ مقیم: رہنے والا۔ منہ: مت رکھ۔ گام: قدم۔ اے اخی: اے میرے بھائی۔ خوار: ذلیل۔ سالک: چلنے والا۔ خائف: ڈرنے والا۔ مالک: یعنی اللہ۔

Marfat.com

برخلافِ نفس[۱] کن کارا ے پسر | تا نیفتی زار در نارِ سقر

در بیانِ کرامتِ الٰہی

چار چیز است از کرامتہائے حق | مقبل ست آنکس کہ گیرد ایں سبق
اول آں باشد کہ باشد راست گوے | با سخاوت باشد و ہم تازہ روئے
بعد ازاں حفظِ امانت باشدش | ہم نظر پاک از خیانت باشدش
ہر کرا حق دادہ باشد ایں چہار | باشد آں کس مومن و پرہیزگار

در بیانِ آنکہ دوستی را نشاید

دوست بد باشد زیاں کارا ے پسر | تو طمع[۲] زاں دوست بردار اے پسر
ہر کہ می گوید بدیہائے تو فاش | دوست مشمارش بدو ہمدم مباش
دوستی ہرگز مکن با بادہ خوار | از چناں کس خویشتن را دور دار
منعمے کو می کند ترکِ زکوٰۃ | دور از وے باش تا داری حیات
دور شو زاں کس کہ خواہد از تو سود | گر سرِ خود بر قدمہائے تو سود
اے پسر از سود خواراں کن حذر | خصمِ ایشاں شد خدائے دادگر
آنکہ از مردم ہمی گیرد ربا | زینہار او را نگوئی مرحبا[۳]

در بیانِ غم خواریِ مردم

بر سرِ بالینِ بیماراں گذر | زانکہ ہست ایں سنتِ خیر البشرؐ
تا توانی تشنہ را سیراب کن | در مجالس خدمتِ اصحاب کن
خاطرِ ایتام را دریاب نیز | تا ترا پیوستہ حق دارد عزیز
چوں شود گریاں یتیمے ناگہاں | عرشِ حق در جنبش آید آں زماں
چوں یتیمے را کسے گریاں کند | مالک اندر دوزخش بریاں کند
آنکہ خنداند یتیمِ خستہ را | باز یابد جنتِ در بستہ را

---

۱ نفس: یعنی امارہ۔ زار: ذلیل۔ نار: آگ۔ سقر: دوزخ۔ کرامات: بخششیں۔ مقبل: نیک بخت۔ گیرد سبق: یعنی یاد کرلے۔ راست گو: سچا۔ سخاوت: بخشش۔ تازہ روی: خوش خلق۔ حفظ امانت: امانت کی نگہداشت۔ خیانت: امانت کے خلاف کرنا۔ ایں چہار: یعنی وہ چار باتیں جو اوپر مذکور ہیں۔ بد: بُرا۔ زیاں کار: برباد کرنے والا۔

۲ طمع: امید بدی: بُرائی۔ فاش: کھلم کھلا۔ ہمدم: ساتھی۔ بادہ خوار: شرابی۔ منعم: مالدار۔ ترک: چھوڑنا۔ تا داری حیات: یعنی تمام عمر کیلئے۔ سود: بیاج۔ سود: وہ گھسے۔ سود خوار: سود لینے والا۔ حذر: بچاؤ۔ خصم: دشمن۔ دادگر: منصف۔ ربا: سود۔

۳ مرحبا: شاباش۔ غمخواری: ہمدردی۔ بالین: سرہانا۔ سنت: طریقہ۔ خیر البشر: تمام انسانوں میں بہتر یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ تشنہ: پیاسا۔ مجالس: مجلس کی جمع: محفل، بزم۔ اصحاب: صاحب کی جمع، ساتھی۔ خاطر: مزاج۔ ایتام: یتیم کی جمع۔ عزیز: پیارا۔ گریاں: رونے والا۔ ناگہاں: اچانک۔ جنبش: حرکت۔ گریاں کند: رُلائے۔ مالک: جہنم کے داروغہ کا نام ہے۔ بریاں: بھُنا ہوا۔ خستہ: یعنی دل ٹوٹا۔ باز یابد: کھولے۔ در بستہ: بند دروازہ۔

Marfat.com

ہر کہ اسرار[1] کند فاش اے پسر ‌ از چناں کس دور می باش اے پسر
در جوانی دار پیراں را عزیز ‌ تا عزیزِ دیگراں باشی تو نیز
بر ضعیفاں گر ببخشائی رواست ‌ کیں ز سیرت ہائے خوبِ اولیاست
بر سرِ سیری مخور ہرگز طعام ‌ تا نہ میرد در بدن قلب اے غلام
علتِ[2] مردم ز پر خواری بود ‌ خوردنِ پُر تخمِ بیماری بود
راحتے نبود حسودِ شوم را ‌ کاذبِ بدبخت را نبود وفا
ہر منافق را تو دشمن دار باش ‌ از وے و از فعلِ وے بیزار باش
توبۂ بدخو کجا محکم شود ‌ مر بخیلاں را مروّت کم شود
تا شود دینِ تو صافی چوں زلال ‌ باش دائم طالبِ قوتِ حلال
آنکہ باشد در پئے قوتِ حرام ‌ در تنِ او دل ہمی میرد مدام

در بیانِ صلۂ رحم

رو بپرسیدن بر خویشانِ[3] خویش ‌ تا کہ گردد مدتِ عمرِ تو بیش
ہر کہ گرداند ز خویشاوند رُو ‌ بے گماں نقصاں پذیرد عمرِ او
ہر کہ او ترکِ اقارب می کند ‌ جسمِ خود قوتِ عقارب می کند
گرچہ خویشانِ تو باشند از بداں ‌ بدتر از قطعِ رحم چیزے مداں
ہر کہ او از خویشِ خود بیگانہ شد ‌ نامش از روئے بدی افسانہ شد

در بیانِ فتوت[4]

چیست مردی اے پسر نیکو بداں ‌ اوّلاً ترسیدن از حق در نہاں
عذر خواہد مرد پیش از معصیت ‌ باشدش طاعات بیش از معصیت
آنکہ کارِ نیک مرداں می کند ‌ با ضعیفاں لطف و احساں می کند
ہر کہ او باشد ز مردانِ خدا ‌ باشد اندر تنگدستی با سخا

۱ اسرار: سر کی جمع۔ راز۔ فاش: ظاہر۔ پیراں: پیر کی جمع، بوڑھا۔ عزیز: باعزت۔ ببخشائی: تو بخشے۔ روا: درست۔ سیرتہا: سیرت کی جمع، عادت۔ اولیاء: ولی کی جمع۔ سیری: پیٹ بھرا پن۔ قلب: زیادہ کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۲ علت: بیماری۔ پرخواری: زیادہ کھانا۔ تخم: بیج۔ حسود: حسد کرنے والا۔ شوم: بدبخت۔ کاذب: جھوٹا۔ منافق: دوغلہ۔ دشمن دار: مخالف۔ فعل: کام۔ بیزار: ناراض۔ بدخو: بدعادت۔ محکم: مضبوط۔ مروت: انسانیت۔ صافی: صاف۔ زلال: میٹھا پانی۔ دائم: ہمیشہ۔ قوت: روزی۔ پے: پیچھے۔ مدام: بالکل۔

۳ خویشاں: رشتہ دار۔ بیش: زیادہ، صلہ رحمی عمر کو بڑھاتی ہے۔ رو گردانیدن: منہ موڑنا۔ نقصان: گھٹنا۔ اقارب: اقرب کی جمع، رشتہ دار۔ عقارب: عقرب کی جمع، بچھو۔ بداں: بد لوگ۔ قطع رحم: رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنا۔ [illegible] بیگانہ: بے تعلق۔

۴ فتوت: جوانمردی۔ نیکو بداں: خوب جان لے۔ در نہاں: یعنی تنہائی میں بھی خدا سے ڈرے۔ پیش: پہلے۔ معصیت: گناہ۔ طاعات: عبادتیں۔ بیش: زیادہ۔ کار: کام۔ لطف: مہربانی۔ مردانِ خدا: خدا کے نیک بندے۔ سخا: سخاوت۔

Marfat.com

اے پسر در صحبتِ مرداں درآئے | تا نظرہا یابی از فضلِ خدائے
ہر کہ از مردانِ حق دارد نشاں | نگذراند عیبِ دشمن بر زباں
خود نخواہد مرد خصماں را ہلاک | از غمِ ایشاں شود اندوہناک
می نجوید مرد انصاف از کسے | گر رسد ظلم و جفاہا او بسے
ہر کہ پا اندر رہِ مرداں نہاد | کے رود ہرگز بدنبالِ مراد
اے پسر ترکِ مرادِ خویش گیر | وانگہے راہ سلامت پیش گیر

در بیانِ فقر

فقر میدانی چہ باشد اے پسر | با تو گویم گر نداری زاں خبر
گرچہ باشد بینوا در زیرِ دلق | خویش را منعم نماید پیشِ خلق
گرسنہ باشد ز سیری دم زند | دوستی با دشمنانِ خود کند
گرچہ باشد لاغر و زار و ضعیف | وقتِ طاعت کم نباشد از حریف
خونِ دل پُر دارد و دستِ تہی | می نماید در نزاری فربہی
اے پسر خود را بدرویشاں سپار | تا نگہدارد ترا پروردگار
با فقیراں ہر کہ ہمدم می شود | در سرائے خُلد محرم می شود

در بیانِ انتباہ از غفلت

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس | زانکہ نبود جز خدا فریادرس
از خدائے خویشتن غافل مباش | غافلانہ در رہِ باطل مباش
جائے گریہ است ایں جہاں در وے مخند | چشمِ عبرت برکشا و لب بہ بند
ہمچو مور از حرص ہر سوئے مرو | پندِ ناصح را بگوشِ جاں شنو
اے پسر کودک نۂ بازی مکن | کار با شیطاں بانبازی مکن
نفسِ بد را در گنہ یاری مدہ | عمر برباد از تبہ کاری مدہ

۱ درآ۔ آ۔ آ: یعنی تاکہ تیرے اوپر فضلِ خداوندی کی نظریں پڑیں۔ نشاں: علامت۔ نگذراند: نہ گذارے۔ خصماں: مخالفین۔ از غم: یعنی مردِ خدا کو دشمنوں کی تکلیف سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ مرد: یعنی اللہ کا نیک بندہ۔ بسے: بہت۔ دنبال: پیچھا، یعنی مردانِ خدا اپنی خواہشوں کے پیچھے نہیں لگتے۔ ترک: چھوڑنا۔ پیش گیر: مدنظر رکھ۔

۲ فقر: یعنی میں تجھے فقر کی حقیقت بتاتا ہوں۔ بینوا: بے ساز و سامان۔ دلق: گدڑی۔ منعم: مالدار۔ خلق: مخلوق۔ گرسنہ: بھوکا۔ سیری: پیٹ بھرا پن۔ گرچہ: یعنی بدن کی کمزوری عبادات میں کوتاہی نہیں ہوتی۔ خونِ دل: یعنی قلب میں کوئی کمزوری نہیں ہوتی۔ تہی: خالی۔ نزاری: لاغری۔

۳ فربہی: موٹاپا۔ سپار: سپرد کر۔ پروردگار: پالنے والا یعنی اللہ تعالیٰ۔ ہمدم: ساتھی۔ سرائے خلد: ہمیشگی کا مکان، یعنی جنت۔ محرم: آشنا۔ انتباہ: بیدار ہونا۔ یاری: مدد۔ جز: سوائے۔ فریادرس: فریاد کو پہنچنے والا۔ مباش: نہ رہ۔

۴ رہ: راستہ۔ مخند: نہ ہنس۔ عبرت: دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرنا۔ لب بہ بند: خاموش رہ۔ مور: چیونٹی۔ حرص: لالچ۔ پند: نصیحت۔ گوش: کان۔ کودک: بچہ۔ نۂ: تو نہیں ہے۔ بازی: کھیل کود۔ انبازی: شرکت۔ یاری: مدد۔ مدہ: نہ دے۔

Marfat.com

۱ ہر کجا: یعنی تہمت کی جگہ نہ جانا۔ نابینا: اندھا۔ دشمن: یعنی شیطان۔ سقفِ بے ستون: بدون ستون کی چھت یعنی آسمان۔ ہوا: خواہش نفسانی۔ مرکب: سواری۔ سخرہ: مسخر۔ زاد: توشہ۔ گیر: سمجھ۔ اغلال: غل کی جمع، طوق جو جہنمیوں کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ لکد: دولتی۔

ہر کجا[1] تہمت بود آنجا مرو — راہِ حق را ہمچو نابینا مرو

دشمنے داری ازو ایمن مباش — زیرِ سقفِ بے ستوں ساکن مباش

در رہِ فسق و ہوا مرکب متاز — خویشتن را سخرۂ شیطاں مساز

چوں سفر در پیش داری زاد گیر — عمرِ خود را اسد بسر برباد گیر

اے پسر اندیشہ از اغلال کن — نفسِ بد را از لکد پامال کن

تا نسوزی سازگاری پیشہ کن — از عذاب و قہرِ حق اندیشہ کن

جملہ را چوں ہست بر دوزخ گذر[2] — جائے شادی نیست باچندیں خطر

آتشے در پیش داری اے فقیر — ہیچ خوف نیست از نارِ سعیر

عقبہ در راہ ہست و بارت بس گراں — نگذرد بارت بسعیِ دیگراں

داری اندر پیش روزِ رستخیز — از خدایت نیست امکانِ گریز

اے پسر راہِ شریعت پیش گیر — زود تر ترکِ ہوائے خویش گیر

اے برادر باش در فرمانِ حق — تا بیابی جنت و رضوانِ حق

گردن از حکمِ خدایت برمتاب — تا نمانی روزِ محشر در عذاب

تا بیابی در بہشتِ عدن[3] جائے — شفقتے بنمائے با خلقِ خدائے

تا دہندت جائے در دارالسلام — با فقیراں روز و شب می دہ طعام

شاد اگر داری درونِ خستہ را — باز یابی جنتِ دربستہ را

ہر کہ آرد ایں نصیحت را بجائے — در دو عالم راحتش بخشد خدائے

یا الٰہی رحم کن بر ما ہمہ — عفو کن جملہ گناہِ ما ہمہ[4]

عاجزیم و جرمہا کردہ بسے — نیست ما را غیرِ تو دیگر کسے

گر بخوانی در برانی بندہ ایم — ہر چہ حکمِ تست زاں خرسندہ ایم

رحمتِ حق باد بر جان کسے — کیں نصائح را بخواند او بسے

نسوزی: یعنی جہنم کی آگ میں۔ سازگاری: موافقت۔ اندیشہ کن: ڈر۔ جملہ: یعنی تمام انسان خواہ مومن خواہ کافر۔

۲ گذر: چونکہ پل صراط دوزخ پر ہوگی۔ خطر: خطرہ۔ نار: آگ۔ سعیر: دوزخ۔ عقبہ: گھاٹی۔ بار: بوجھ۔ سعی: کوشش۔ اندر: زیادہ ہے۔ رستخیز: دار و گیر۔ گریز: بچاؤ۔ راہ: راستہ۔ پیش گیر: اختیار کر۔ زود: جلد۔ ترک: چھوڑنا۔ ہوا: خواہش نفسانی۔ رضوان: جنت کے داروغہ کا نام ہے۔ متاب: نہ موڑ۔

۳ عدن: جنت کے آٹھ طبقوں میں سے ایک طبقہ کا نام ہے۔ شفقت: پیار۔ دارالسلام: سلامتی کا گھر، یعنی جنت۔ طعام: کھانا۔ درون: باطن۔ خستہ: ٹوٹا ہوا۔ باز: کھلا ہوا۔ ہر کہ: یعنی جو اس نصیحت پر عمل کرے گا۔

۴ ما ہمہ: ہم سب۔ عفو کن: معاف کر۔ جرمہا: جرم کی جمع، خطا۔ بسے: بہت۔ کسے: کوئی۔ گر بخوانی: یعنی خواہ تو مجھے دھتکارے یا بلائے ہیں تو تیرا ہی بندہ ہوں۔ خرسندہ: خوش۔ نصائح: نصیحت کی جمع۔ بسے: بہت۔

Marfat.com

خاتمہ

رحمتے ماند[1] بسے از ذوالجلال — بر روانِ پاکِ آں صاحب کمال
کیں ہمہ دُرہا بنظم آوردہ است — غوطہا در بحرِ معنی خوردہ است
یادگارے در جہاں بگذاشتہ — ہیچ پندے را فرونگذاشتہ
اہلِ دیں را ایں قدر کافی بود — اہلِ دنیا را ہمیں وافی بود
ہرکہ اینہا را بداند عاقل است — وانکہ اینہا کاربند د کامل است
در جوارِ[2] انبیاء دارالسّلام — ہمنشینِ اولیاء باشد مدام
یارب آں ساعت کہ جاں برلب رسد — جسمِ پژمردہ بتاب وتب رسد
شربتِ شہدِ شہادت نوشیم — خلعتِ راہِ سعادت پوشیم
چوں ندارم در دو عالم جز تو کس — ہم تو می باشی مرا فریاد رس

صد پندِ لقمانِ حکیم بصاحبزادہ ذوالاحترام والتکریم

اوّل[1] آنکہ اے جانِ پدر خدائے عزّ وجل را بشناس و ہرچہ[2] از پند و نصیحت گوئی نخست[3] براں کار کن سخن[3] باندازۂ خویش گوئی۔ قدرِ[4] مردم بداں۔ حقِ[5] ہمہ کس را بشناس۔ رازِ[6] خود را نگہدار۔ یار[7] را وقت سختی بیازمائے۔ دوست[8] را بسود وزیاں امتحان کن۔ از مردم[9] ابلہ و ناداں بگریز۔ دوست[10] زیرک و دانا گزیں۔ در کارِ[11] خیر جد و جہد نمای۔ بر زناں[12] اعتماد مکن۔ تدبیر[13] با مردم مصلح و دانا کن۔ سخن[14] بحجت گوئی۔ جوانی[15] را غنیمت داں۔ بہنگامِ[16] جوانی کارِ دو جہانی راست کن۔ یاراں[17] و دوستاں را عزیز دار۔ با دوست[18] و دشمن ابرو کشادہ دار۔ مادر[19] و پدر را غنیمت داں۔ استاد[20] را بہترین پدر شمر۔ خرچ[21] را باندازۂ دخل کن۔ در[22] ہمہ کار میانہ رو باش۔ جوانمردی[23] پیشہ کن۔ خدمتِ[24] مہماں بواجبی ادا کن۔ در[25] خانۂ کسے کہ درآئی چشم و زبان را نگاہ دار۔ جامہ[26] وتن را پاک دار۔ با جماعت[27] یار باش۔ فرزند[28] را علم و ادب بیاموز و اگر ممکن باشد تیر انداختن و سواری بیاموز۔

---

[1] ماند: رہے۔ رواں: روح۔ آں: یعنی شیخ فریدالدینؒ۔ دُر: موتی۔ بحر: سمندر۔ یادگارے: یعنی پندنامہ۔ اہل: یعنی یہ نصیحتیں دین و دنیا کے لئے کافی ہیں۔ ہرکہ: یعنی جو انہیں سمجھ لے وہ عقلمند اور جو ان پر عمل کرے وہ کامل بن جائے۔

[2] جوار: پڑوس۔ دارالسلام: جنت۔ مدام: ہمیشہ۔ ساعت: گھڑی۔ جان برلب رسد: یعنی نزع کے وقت۔ تاب وتب: بچینی کی گرمی۔ جز تو کس: تیرے سوا کوئی۔ فریاد رس: مددگار۔

[3] نخست: پہلے یعنی پہلے خود کر پھر دوسروں کو نصیحت کر۔ قدرِ مردم: یعنی لوگوں کا مرتبہ پہچان۔ سود: فائدہ۔ زیاں: نقصان۔ ابلہ: بیوقوف۔ زیرک: سمجھدار۔ گزیں: چن۔ جد وجہد: محنت ومشقت۔ تدبیر: مشورے۔ جوانی: یعنی جو اچھے کام بڑھاپے میں نہ ہوسکیں گے۔ جوانی میں کرلے۔

[4] ہنگام: وقت۔ ابرو کشادہ دار: یعنی ترش روئی نہ کر۔ غنیمت داں: کیونکہ ان کو لا محالہ مرجانا ہے۔ بہترین: یعنی اپنے لئے سب سے زیادہ مفید۔ دخل: آمدنی۔ جوانمردی: شرافت۔ بواجبی: یعنی جس قدر ضروری ہے۔ نگہدار: یعنی نہ بے موقع نگاہ ڈال نہ بے موقع بات کر۔ باجماعت: یعنی دوستوں کا دوست بن۔ تیر انداختن: تاکہ سپاہیانہ زندگی کی عادت پڑے۔

Marfat.com

کفش وموزہ کر پوشی ابتدا از پائے راست کن و بدر آوردن از چپ گیر۔ با ہر کس کار باندازۂ او کن۔ بشب چوں سخن گوئی آہستہ و نرم گوئی و بروز چوں گوئی ہر سو نگاہ بکن۔ کم خوردن و خفتن و گفتن عادت انداز۔ ہرچہ بہ خود نہ پسندی بدیگراں مپسند۔ کار با دانش و تدبیر کن۔ نا آموختہ استاذی مکن۔ با زن و کودک راز مگو۔ بر چیزِ کساں دل منہ۔ از بد اصلاں چشمِ وفا مدار۔ بے اندیشہ در کار مشو۔ ناکردہ را کردہ مشمر۔ کارِ امروز بفردا میفگن۔ با بزرگ تراز خود مزاح مکن۔ با مردمِ بزرگ سخنِ دراز مگو۔ عوام الناس را گستاخ مساز۔ حاجتمند را نومید مکن۔ خیرِ کساں بخیرِ خود میامیز۔ مالِ خود را بدوست و دشمن منمائی۔ خویشاوندی از خویشاں مبر۔ کساں را کہ نیک باشند بہ غیبت یاد مکن۔ بخود منگر۔ جامۂ کہ ایستادہ باشند نو نیز موافقِ ہمہ کن۔ انگشتاں بہمہ مگذراں۔ در پیشِ مردم خلالِ دنداں مکن۔ آبِ دہن و بینی بآوازِ بلند مینداز۔ در فاژہ دست بر دہن بنہ۔ بروئے مردم کاہلی مکش۔ انگشت در بینی مکن۔ سخن ہزل آمیختہ مگو۔ مردم را بپیشِ مردم خجل مکن۔ سخن گفتہ دیگر بار مخواہ۔ از سخنے کہ خندہ آید حذر کن۔ ثنائے خود و اہلِ خود پیشِ کس مگو۔ خود را چوں زناں میارای۔ ہرگز بمراد از فرزنداں مباش۔ زباں را نگاہ دار۔ وقتِ سخن دست مجنباں۔ حرمتِ ہمہ کس را پاس دار۔ بہ بدآمدِ کساں ہمدستاں مشو۔ مردہ را بہ بدی یاد مکن کہ سود ندارد۔ تا توانی جنگ و خصومت مساز۔ قوت آزمائے مباش۔ آزمودہ کس را بصلاح گماں مبر۔ نانِ خود را بہ سفرۂ دیگراں مخور۔ در کارِ بد تعجیل مکن۔ برائے دنیا خود را در رنج میفگن۔ ہر کہ خود را بشناسد او را بشناس۔ در حالتِ غضب سخن فہمیدہ گوئی۔ باستیں آبِ بینی پاک مکن۔ بوقتِ برآمدنِ آفتاب منسپ۔ پیشِ مردم مخور۔ از بزرگاں براہِ پیش مرو۔ درمیانِ سخن مردم میا۔ پیشِ مردم سر بزانو منہ۔ چپ و راست منگر بلکہ نظر بسوئے زمین بدار۔ اگر توانی بر ستورِ برہنہ سوار مشو۔ پیشِ مہماں بکسے خشم مکن۔ مہماں را کار مفرمائے۔ با دیوانہ و مست سخن مگوئے۔ با قلاشاں و اوباشاں بر سرِ محلہا منشیں۔ بہر سود و زیاں آبروئے خود مریز۔ فضول و متکبر مباش۔

۱ راست: داہنا۔ چپ: بایاں۔ شب: چونکہ رات کے وقت آواز دُور تک جاتی ہے۔ روز: چونکہ چاروں طرف آدمی ہونگے۔ بہ خود: اپنے لئے۔ نا آموختہ: بدوں سیکھے۔ کودک: بچہ۔ کساں: یعنی دوسرے لوگ۔ بد اصلاں: کمینے۔ بے اندیشہ: بے سوچے۔ ناکردہ: نہ کئے ہوئے کام کو کیا ہوا نہ سمجھ۔ مزاح: مذاق۔ سخنِ دراز: لمبی بات۔ خیرِ کساں: یعنی دوسروں کی بھلائی کو نہ اپنا۔ خویشاوندی: یعنی اپنوں سے نہ توڑ۔ بخود منگر: خود بیں نہ بن۔ انگشتاں: یعنی لوگوں پر انگشت نمائی نہ کر۔

۲ آبِ دہن: یعنی ناک اور بلغم صاف کرنے کی آواز نہ پیدا ہونی چاہیئے۔ فاژہ: جمائی۔ کاہلی: انگڑائی۔ خجل: شرمندہ۔ سخن گفتہ: یعنی ایک بار میں بات سمجھ لو۔ ثنا: تعریف۔ ہرگز: یعنی اولاد کے سہارے نہ جیو۔ دست مجنباں: ہاتھ نہ چلا۔ پاس دار: نگاہ رکھ۔

۳ بہ بدآمد: یعنی لوگوں کے ساتھ برائی کرنے میں تو شریک نہ ہو۔ کہ سود: یعنی مُردہ کی بُرائی کرنے میں کیا فائدہ ہے۔ آزمودہ کس: جس شخص کے بارے میں ایک بار خراب تجربہ ہوچکا ہے اس کو بھلا نہ سمجھ۔ مخور: اس لیے کہ تو روٹی اپنی کھائے گا اور سمجھا جائے گا کہ دوسروں کی کھا رہا ہے۔

۴ بشناس: یعنی جو اپنی قدر کرتا ہے تو بھی اس کی قدر کر۔ برآمدنِ آفتاب: سورج نکلتے وقت۔ راہِ پیش: آگے آگے۔ سر بزانو منہ: گھٹنے پر سر نہ رکھ۔ ستور: سواری۔ خشم مکن: غصہ نہ کر۔ مہماں: یعنی مہمان سے خدمت نہ لے۔ قلاش: مفلس۔ اوباش: آوارہ۔ بر سرِ محلہا: گلی کوچوں کے نکڑ پر۔ سود: فائدہ۔ زیاں: نقصان۔

Marfat.com

خصومت[92][1] مردم بخویش مگیر۔ از[93] جنگ وفتنہ برکراں باش بے کارد[94] وانگشتری و درم مباش۔ مراعات[95] کن، چنداں کہ خوارنسازی۔ فروتن[96] باش، زندگانی کن بخدائے تعالےٰ، بصدق، بنفس بقہر، باخلق بانصاف، بہ بزرگاں بخدمت، بخرداں بشفقت، بدرویشاں بسخاوت، بدوستاں و یاراں بنصیحت، بدشمناں بحلم، بجاہلاں بخموشی، بعالماں بتواضع۔ باین[97] طریق بسر بر یرمال کسے طمع مکن و چوں پیش آید منع مکن، لیکن چوں بیش آید جمع مکن۔ وگفت[98] سہ ھزار کلمہ درنصیحت نوشتہ ام، سہ کلمہ ازاں برگزیدہ ام، دو کلمہ ازاں یاددار ویک را فراموش گرداں، یعنی خدائے تعالیٰ ومرگ را یاددار و نیکی کردہ را فراموش کن۔ ونیز[99] فرمودہ اند کہ خاموشی ہفت خاصیت دارد، زینت ست بے پیرایہ[2]، ہیبت بے سلطنت، عبادت بے محنت، حصار بے دیوار، بے نیازی بے حذر، فراغ از کراماً کاتبین، پوشیدن عیبہا۔

بیت

بطبعم ہیچ مضموں زلب بستن نمی آید	خموشی معنئ دارد کہ در گفتن نمی آید

فرد

سینہا را خامشی گنجینۂ گوہر کند	یاد دارم از صدف این نکتہ سربستہ را

نقل است[1] کہ ازو پرسیدند از معنے بلوغ چیست، فرمود دو[2] معنی دارد، یکے آں کہ ازمرد منی بیروں آید دوم آں کہ مرد ازمنی بیروں آید۔ فقط۔

---

۱ خصومت: یعنی دوسروں کی بلا اپنے سر نہ لے۔ کارد: چھری۔ مراعات: یعنی دوسروں کی خاطر اپنے کو ذلیل نہ کر۔ زندگانی کن: یعنی اس طریقہ پر زندگی گذارنی چاہیے۔ بسر برا گذار۔ پیش آید: خود کوئی دے۔ بیش آید: ضرورت سے زیادہ مل جائے۔ فراموش گرداں: بھلادے۔

۲ پیرایہ: زیب و زینت کی چیزیں۔ حصار: شہر پناہ۔ کراماً کاتبین: نیکی بدی لکھنے والے فرشتے۔ لب بستن: خاموش رہنا۔ گنجینہ: خزانہ۔ صدف: سیپ۔ یعنی صدف لب بند کرلیتا ہے تو قطرہ گوہر بن جاتا ہے۔ مرد ازمنی: یعنی انسان کے سر سے خودی نکل جائے۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

275 -
ن۔ح
275

Marfat.com